ما شاء الله لا قوة الا بالله

محمد ثریت اثر

مولفہ جامع معقول و منقول ہادی فروع و صول عالم ربانی مقبول بارگاہ سبحانی مقرب حضرت صمد
جناب مولانا مولوی شیخ محمد صاحب تھانوی لازالت شمس افادتہ طالعۃ المسمٰی بہ

ارشاد محمدی

حسب فرمائش حضرت زبدۃ الاصفیا عمدۃ الاذکیا مخدومنا مرشدنا جناب قاضی محمد اسمٰعیل صاحب دامت فیوضہم
بحسن سعی و صحت کمال شیخ عبد المجید صاحب و منشی لطاف علی صاحب باہتمام نیاز مند بارگاہ صمدی محمد محبوب علی

toobaa-elibrary.blogspot.com

بمطبع مجتبائی مطبع المطابع واقع دہلی مطبوع گردید

علی فرحی ون الانام قدیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیجیے ہزارون ہزار بیشمار حمد شکر پرورد گار کی کہ ہمکو اپنے فضل سے اشرف المخلوقات پیدا کیا اور اشرالانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کی امت مین داخل فرماکر اونکی اتباع سنت ظاہری اور باطنی کا یعنی سیرت اور سریرت کا شوق دل مین لگایا تا تکمیل ظاہری یعنی اصلاح اعمال اور تکمیل باطنی یعنی تھذیب اخلاق بکمال شوق و اطمینان بروجہ کامل کہ انتہاے ثمرات اوسکی معرفت ہی حاصل ہو اور ہزار شکر یہہ ہے کہ اوسکو منحصر رکھا اوپر ایسے اکمل پیشوا کے تو ہمکو لازم ہی کہ ہم نمک حرام نہون + اپنے منعم حقیقی اور مجازی کے یعنی خدا اور رسول کے بلکہ نمک حلال ہوین یعنی موحد اور متبع سنت اور بڑا شکر یہہ ہی کہ ان نعمتون ظاہری اور باطنی کو قرن در قرن بواسطہ علماے ربانیون اور عرفای حقانیون کے قیام قیامت تک قایم رکھا اور اونکی بھی شکر گذاری ایک عمدہ مطلب ہی کہ ہمکو راہ سنت ظاہری اور باطنی یعنی سیرت اور سریرت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام بہدایت اونکے حاصل ہوئی یعنی انکی تعظیم اور وقعت اور یادآوری بدعاے مغفرت اور تیجیے درود نامحدود اوپر ایسے اشرف موجود رسول رحیم ودود وآل و اولاد اور اصحاب و ازواج اور اتباع و احفاد کے کھتا ہون مین عاجز شیخ محمد ابن مولوی حمداللہ تھانوی فاروقی چشتی صابری نقشبندی مجددی معاف کرے اللہ تعالی اوسسے اور اوسکے مان باپون اور اوستادون اور مشایخون سے کہ جب درخواست بعضی بھائیون اخلاص مندون منتسبان مجھ عاجز اہل میرٹھ سے خصوص مولوی فدا علی صاحب میرٹھی اور منشی محراب علی صاحب انوپ شھری چند ارشادات طریقہ علیہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ اور طریقہ بہیہ نقشبندیہ مجددیہ خصوص

toobaa-elibrary.blogspot.com

طریقہ ولی الہیہ عزیزیہ سیداحمدیہ نوریہ اور اندک تر طریقہ مقتدرہ قادریہ کے راضی ہو اللہ انسے اور انکے لوگونسے جو اپنے اصلی پیر طریقت بعیت وارادت وصحبت ظاہری ومعنوی ہین اعنی نور الاسلام حضرت مولانا شیخ المشایخ میانجی نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس سرہ اور پیر طریقت وبعیت وارادت وصحبت معنوی مولانا واولانا حضرت قبلۃ الہدایت والارشاد کعبۃ الصواب والسداد امام ہمام امام المسلمین اسعد اوحد اسمہٗ احمد حضرت سید صاحب بریلوی قدس سرہ سے پہنچے اور اس روش کے جو معمول بہ مجھ عاجز کے ہین اور اردو ریختہ زبان مین ہنگام قیام میرٹھ اپنے ۱۲۷۰ھ ہجری بنظر نفع عام قید تحریر مین آئی اور نام اس رسالہ کا بنظر فی الجملہ اسم با مسمےٰ ارشاد محمدی رکھا گیا واللہ الموفق والمعین فی الدنیا والدین امین ثم آمین ؀

ارشاد اوّل وجہ پیر صحبت معنوی بہ نسبت حضرت سید صاحب قبلہ مصدر المناقب قدس سرہ یہ ہی کہ فقیر کو تہائے بعمر ہفت سالگی اوّل شرف بعیت اور حاضری یکدو بار حلقہ توجہ دہی حضرت سید صاحب ممدوح ہوا اور پھر بعد فراغ علم ظاہری تکمیل ان طریقو نکی خدمت مین حضرت میانجی صاحب نور الاسلام نور محمد ممدوح قدس سرہ کے جو اونکو تکمیل ان سب طریقون کے حضرت سید صاحب ممدوح سے بشرف بعیت وصحبت وارادت بروجہ کمال ہوئی تھی اور تکمیل طریقہ چشتیہ صابریہ کے حضرت شیخ المشایخ والاولیا قطب فخیم حاجی عبد الرحیم شاہ صاحب ولایتی شہید قدس سرہ سے شرف بعیت وصحبت بروجہ کمال ابتدای حاصل ہوئی تھی بفضل خدا تعالےٰ حاصل کرے اور بطرز اویسیہ تکمیل نسبت حضرت سید صاحب قدس سرہ راہ ولایت وراہ نبوت حاصل ہوئی کہ خارج از بیان ہی اور کمتر از صحبت ظاہری نہین اور ۱۲۶۳ھ ہجری مین فقیر کو بعد شرف بعیت وصحبت اپنے بمقام مکہ معظمہ شرفہا اللہ تعالےٰ حضرت مولانا مولوی محمد یعقوب مہاجر مکی نواسہ اور خلیفہ حضرت شاہ مولانا عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ نے اجازت عام اذکار واشغال واعمال عملیہ ان طریقو نکے جو اونکو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز ممدوح قدس سرہ سے پہنچے تھے معہ خرقہ کرتہ سر بلف اپنے کے ومعہ سند مہری علم حدیث صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث اور علم تفسیر وفقہ واصول فقہ واصول حدیث اور تصوف باوجود حصول سند علوم موصوفہ فقیر کو پیشتر بپیشگاہ حضرت استاد مولانا شیخ مشایخ آفاق مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب محدث مہاجر مکی شاہجہان آبادی قدس سرہ سے جو برادر حقیقی کلان اونکی ہین عطا فرمائی اور بعد توجہ دہی یہہ بھی فرمایا کہ اللہ اکبر تمہاری نسبت مین بڑی فراخی اور وسعت ہی اور تمکو اب کچھ احتیاج اکتساب

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقی نہین رہی اور ہم مین اور تمہارے پیرو مرشد اصلی مین یعنی مولانا نور الاسلام حضرت میانجی نور محمد جھنجانوی مین
کسیطرح کا تفاوت نہین اور یہ عاجز شیخ محمد بھی کہتا ہون شکریہ الحمد للہ علیٰ ذالک تفخریہ کہ مرشد اصلی از ابتدا
تا انتہا تکمیل متعارف مصداق اِسکے کہ جو کچھ پایا ہمنے اِنہین سے پایا یعنی پیر ارادت وصحبت کامل مولانا نور الاسلام
حضرت میانجی نور محمد صاحب مصدر المناقب ہی ہین اور ابتدا مین مین نے حسب ارشاد حضرت پیر و مرشد اصلی میانجیو صاحب
نور الاسلام کے اپنے پیر بھائی اور ماموں خالازاد حقیقی حضرت حافظ محمد ضامن علیشاہ صاحب تہانوی مرحوم مغفور سے بھی
کہ مجھسے پہلے مرید حضرت میانجیو صاحب کے تھے قدرے فیض صرف نسبتہ چشتیہ کا اوٹھایا۔ علی ہذا القیاس برادر دینی
پیر بھائی میرے جناب حاجی امداد اللہ شاہ صاحب تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اون سے فیض اوٹھایا اور بعد تکمیل
نسبت نقشبندیہ مجھ عاجز کی حضرت حافظ صاحب مرحوم نے بعض امور نقشبندیہ کو فقیر سے دریافت فرما کر کارہائے ہوئے

ارشاد دوئم بیچ نقشہ لطایف ستہ حضرات نقشبندیہ رح

ان لطایف مین ایک حرکت نبضیہ ہے طالب کو چاہیئے کہ اوسکو خوب دہیان کرکے بغور تمام اسم ذات مبارک سمجھتا
رہے یہانتک کہ ایسا جم جاوے کہ جو خود مٹانا چاہے تو نہ مٹا سکے یہہ اعلیٰ مرتبہ شوق کا ہے اور ادنیٰ مرتبہ بیداری ان لطایف کا
یہہ ہے کہ جب ذکی طرف متوجہ ہو تو یہہ حرکت پاوے اور اوسط مرتبہ یہہ ہے کہ عین مشغولی کاروبار دنیاوی وغیرہ
مین طالب کو لطایف اپنی طرف متوجہ کرلین یہہ انعام الٰہی عجیب ہے ان سلسلہ والون پر طالب کو چاہیئے کہ شاکر ہو

ارشاد سوئم طریق بیداری لطایف ستہ جو طمعات حضرت مرشدی سید احمد صاحب قدس سرہ سے ہے جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

لطیفہ قلب کو بیدار کرے تو لا کو نفس سے اخفی تک لیجا کر الہ کو روح پر لا کر الا اللہ کو قلب پر ضرب کرے اِس مشغولے سے یہہ لطیفہ بیدار ہو جاویگا جو لطیفہ روح کو بیدار کرے تو لا کو نفس سے خفی تک لیجا کر الہ کو قلب پر لا کر الا اِلا اللہ کو روح پر ضرب کری تو یہہ لطیفہ بیدار ہو جاویگا جو لطیفہ سر و خفی و اخفی اِن تینون کو بیدار کرے تو لا کو قلب سے روح تک لیجا کر الا اللہ کو نفس پر لا کر جس لطیفہ کا تینون مین سے بیدا کرنا منظور ہو تو اوس پر ضرب کرے الا اللہ کو وہ بیدار ہو جاویگا جو بیداری لطیفہ نفس کی کرے تو لا کو روح سے قلب تک لیجا کر الہ کو اخفی پہ لا کر الا اللہ کو نفس پر ضرب کرے یہہ لطیفہ بیدار ہو جاویگا جو کبھی لطایف مین کدورت پیش آوے تو لا کو لطیفہ دل سے کھینچکر سب لطایف پر گردش دیکر الہ کا لفظ ملا کر پھر الا اللہ کو اوپر ہر لطیفہ کے اکٹھی ضرب کرے یہہ عمل جاروب ہے ملہمات حضرت امام ہمام سید صاحب قدس سرہ مین سے جو لطیفہ مین خنکی منظور ہو تو لفظ اللہ کو چاندی سے لکھا ہوا تصور کرے اور جو حرارت منظور ہو تو سونے سے یہہ شغل ملہمات فقیر سے ہے **ارشاد چہارم** بیچ سلطان الاذکار کے بیان مین سلطان الاذکار خصایص اِس طریقہ علیہ کی سے ہے کہ بعد بیداری لطایف ستہ کی اسکی مشغولی مقرر ہے اگرچہ کسی طالب ذکی پر پہلے ہی وارد ہو جاوے تو سبحان اللہ کیا کہنا اور وہ مراد اِس سے ہے کہ ہر بال کی جڑ سے اور رگ و ریشہ سے مانند حرکت نبض پائی جاوے اور اسکو طالب اسم ذات سمجھے یا درود اوسکا دھڑ دھڑی کے ساتھ ہوگا کہ سب بدن لرزان کھڑا ہو جاوے یا مانند حرکت چینونٹی کے۔ طالب کو چاہیئے کہ اوسکو خوب سوچے اور سمجھے اور اِس حرکت کو ذکر جانی اور لفظ اللہ کا خیال کری اور جو کبھی اوسمین خلل پڑ جاوے تو از خود بقوت تمام خوب کھلچا کر بدن ہو پر زور دیکر دھڑ دھڑی لیکر یہہ حالت پیدا کرے تو اِس مشق سے پھر بے تکلف جاری ہو جاویگا اور اگر کسی طالب پر بے تکلف یہہ حالت ڈالنی منظور ہو تو زور اوسکے ہر رگ و ریشہ پر القا کری اور اکثر اوسکو بڑہاتا رہے اور کبھی بڑہ جاوے تو ہر در و دیوار سے بلکہ تمام عالم سے اسم ذات سمجھا جاویگا یہان تک کہ کبھی پاس والونکو آواز آویگی کیونکہ یہہ صاحب حال ہے اوسوقت تمام شئے تابع اوسکی ذکر کی ہین مگر یہہ کمال منتہی عارفون اِس سلسلہ کا مرتبہ ہے۔ **ارشاد پنجم** بیچ ذکر بارہ تسبیح خاندان حضرت چشتیہ سلسلہ علیہ صابریہ راضی ہو اللہ اون سے اور اونکے لوگون سے بعد نماز تہجد رو بقبلہ با وضو بیٹھکر با خلاص دل اول اعوذ و بسم اللہ اور کوئی درود شریف ایک دفعہ سے لیکر گیارہ دفعہ تک بشرط طاق عدد اور پوری کلمہ طیبہ کو معہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تین بار پڑہ کر لا الہ الا اللہ کو دو سو بار اِس طور پر کہے کہ لفظ لا کو دل سے کھینچکر الہ کی لفظ کو دہنے مونڈھے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پر لیجاوی اور خیال کرے کہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیا اور بعد کچھ ایک وقفہ کے الا اللہ کو دل پر شدت وقوت سے ضرب کرے اس خیال کے ساتھ کہ محبت اللہ کی مینے دل مین داخل کی اور پھر چار سو دفعہ الا اللہ کو دہنے مونڈھے سے سختی اور قوت کے ساتھ دل پر مارے بخیال اس کے کہ محبت اللہ کے دلمین داخل کی اور پھر اللہ اللہ کو با این طور کہ پہلے حرف ہای لفظ اللہ پر پیش کھی اور دوسرے لفظ اللہ پر جزم کھے اور اوسیطرح ضرب لگاوے کہ اس کو دوضربی کہتے ہین اگرچہ ظاہر مین یہہ بارہ سو دفعہ ہوتا ہے لیکن اسکو چھ سو دفعہ سمجھی اور پھر صرف لفظ اللہ کو جزم کے ساتھ ایک سو بار بلا وقفہ لگاتار دمادم ضرب کرے یہانتک مشق پھونچاوے کہ اس سو دفعہ کو ایک سانس مین پورا کرے پھر تین بار پورا کلمہ طیبہ معہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم پڑھ کے تین بار درود شریف پڑھے اور یہہ دعا پڑھے الٰہی انت مقصودی و رضاءك مطلوبی ترکت الدنیا والاٰخرۃ لك اتمم علی نعمتك وارزقنی وصولك التام

ارشاد ششم بیچ پاس انفاس کے ذکر مین طالب کو چاہیئے کہ اسوقت کوشش کرے کہ جو دم اندر کالیوے تو بوقت داخل ہونے دم کے اَللّٰہ اور جب باہر کالیوی تو بوقت نکلنے باہر کے ھُو سمجھے اور اوسکی ورزش اور کثرت بجد کرے یہانتک کہ کوئی دم خالی اس یاد سے نجاوے اور دوسرا طریقہ یہہ ہی کہ لَا اِلٰہَ کو باہر کے دم مین خیال کرے اور سمجھے کہ غیر اللہ کو بدر کیا اور اُسکی محبت کو اور اِلَّا اللّٰہُ اندر کے دم مین خیال کرے اور خوب سمجھے کہ محبت الٰہی داخل کری پہلا طریقہ مفید تر ہی جذب اور او بھارنے گرمی اور ذوق شوق محبت آلٰہی کو پچھلا طریقہ مفید تر ہی سلوک اور اطمینان کو ایک گونہ خنکی کی ساتھ اور جذب سے مراد نسبت مجذوبانہ نہین ہی کہ جس پر تکلیف شرع کی نہین ہے بلکہ نسبت عاشقانہ مراد ہی ساتھ کمال ادب تشرع کی اور اس ذکر کو حضرات چشتیہ پاس انفاس کہتے ہین غالباً مخصوص اس طریقہ سے ہی اور نیچے کا سانس یعنی اندر جانیکا مخصوص ہی ذاکر کر دینے قلب کو بے تکلف اور وجہ تجویز حضرات چشتیہ قدس اسرارہم کی اس شغل کی یہہ ہی کہ جہان ذکر زبانی نہین کر سکتا وہان بھی ذاکر رہے مثل محل نجاسات تو صادق آویگا اُس پر مضمون والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کا اللہ نصیب کری۔ ارشاد ہفتم بیچ اسم ذات کے طالب کو چاہیئے کہ حسب اجازت مرشد اسم ذات مبارک شبانہ روز مین زبانی ایک لاکھ پچیس ۱۲۵۰۰۰ ہزار دفعہ کری کہ یہہ مرتبہ نہایت کاملین کا ہی جو نہو سکے تو ایک لاکھ کرے ورنہ چوبیس ہزار دفعہ کری اور حکمت اس مین ان حضرات چشتیہ علیہم الرحمت کی یہہ ہی کہ رات دن مین چوبیس ۲۴۰۰۰ ہزار سانس آدمی لیتا ہی تو یہہ چوبیس ۲۴ ہزار اسم ذات

toobaa-elibrary.blogspot.com

جبر اُس نقصان کا ہو جاویگا کہ جو پاس انفاس مین بمقتضای بشریت ہو گیا ہو ورنہ بارہ ہزار دفعہ کرے اور چھ ہزار سے تو کم نہ اختیار کرے یہہ ادنی مرتبہ ذاکرین کا ہی ،، **ارشاد ہشتم** بیچ ذکر ارّہ کے ساتھ عین کے جسکو فارسی میں ارہ نجار الف سے کھتے ہین اور زبان زد عام اُردو ہی یہہ ہی ہی اور معنی ارّہ کے مشقت مین اختیار ہی طالب کو کہ ارّہ کا ذکر اسم ذات سے کرے یا نفی اثبات سے یا صرف اثبات سے خواہ حبس دم سے کرے خواہ بدون حبس دم کے مگر خیال کرے اپنی دوسری آواز کا ایک آواز کا اندر کی جانب لیجانیکا خیال کرے اور دوسری آواز کا باہر کی جانب لیجانیکا خیال کرے گویا اپنے نفس کو چیرتا ہی اور قلب پر مثل بڑہی کے آرہ کو پھیرتا ہی اور چلاتا ہی اور اپنے بدن کو ویسی ہی حرکت اور کشش دے مشابہ ملنے درود گر یعنی بڑہی کے ہو جاوے تو اس ذکر کی گرمی او صفائی سے رگ رگ کی کثافت دور ہوتی ہی اور کمال ذوق شوق کی انتہا پیدا ہوتا ہی در اصل یہہ ذکر منسوب ہی طرف حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رحمت اللہ علیہ کے سو معمول مشایخ چشتیہ بھی بکثرت ہی کہ ان دونو خاندانو نمین ارتباط زیادہ تر ہے بر توان ہین اور نسبت مین خاصیت زیادہ رکھتی ہین اگرچہ طرز اس ذکر کے بہت ہین مگر معمول فقیر ساتھ کچھ تصرف مناسب کی یہہ ہی ہی کہ اسمین زیادہ برکت پائی ،، **ارشاد نہم** بیچ نسبت یک ضربی اور ذکر حدادی اور ذکر سلطانا النصیر وغیرہ۔ اشغال خصایص حضرات چشتیہ کے نسبت یک ضربی مراد اس سے ہی کہ بیسون انگلیان ہاتھ اور پاؤن کو اور اکیسوان قلب کو ایک حالت مین اسم ذات کے ساتھ ذاکر سمجھے نہایت حرارت اور گرمی اور شوق کے ساتھ مثل شعلوں پنج شاخوں وغیرہ کے بعد مشق کے رفتہ رفتہ اپنے آپکو اور تمام عالم کو ایک کرہ آتش کیطرح سمجھیگا اگر کبھی اُس حرارت سے از خود تنگ ہو روشنی نورانی مصفا کے ساتھ مثہ خنکی کے تصور کرے تو تسکین پاویگا ایسے مقام مین ذاکر کو چاہیے کہ نظر رحم خلق اللہ پر رکھی اور اہل بصیرت کو چاہیئے کہ ایسے وقت مین جرأت کرنے پیشگاہ اونکی سی بالضرور بچین ورنہ ادب تو یہ ہر وقت ہی درکار ہی مبادا مقہور محترق راجع ہون اور ذکر حدادی یہہ ہی کہ طالب او کڑون بیٹھکر دونو ہاتھ کو بہیئت گرفت گھن لوہار کے کھیچکر دہنے جانب کو بالائے سر لیجاکر اور سرینونکو قریب نصف قیام کے اوٹھا کے ضرب شدید بائین طرف باشارہ ہلتو نکے لگاوے اور وقت اوٹھانے ہاتون کے لا اِلٰہ کھے اور وقت نیچے لانے ہاتونکے الا اللہ کھے اور آنکھ بند رکھے اور زبان تالو سے چپکائے رکھی نہایت شوق اور گرمی اور تاثیر عجیب بخشتا ہی فی الجملہ ریاضت بدنی بھی ہی۔ سلطانا النصیر یہہ ہی کہ آدمی کھڑا ہو کر

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیٹھکر رُخ بقبلہ با وضو اپنے دونو پرہ ناک کو دونو آنکھون سے بدیر ملاحظہ کرے سب طرف سے لوٹ کر متوقع رہے ظہور ایک قسم کے نور کا خواہ قلیل ہو یا کثیر کسی رنگ مین ہو اگرچہ وہ زایل ہو جاوے فوراً مگر یہہ متخیل صحیح اوس کے مراقبہ مین اسی ہیئت کے ساتھ مستغرق رہا کرے رفتہ رفتہ بعد مشق ایک مدت کے وہی نور لطیف اوسکو اور تمام عالم کو محیط ہوگا اور مذاق انتہای درویشی حسب استعداد طالب بخشی گا جو کرے سو جانے خوبیان اسکے بیان سے باہر ہین اسیواسطے کہ محبت ولایت اور مدد ہے خدا کی طرف سے تو بنام نہاد سلطانا نصیر ہی کہ انتہا اشغال اور حالات عارفین مین سے ہی شغل گداخت منی کہ باعث فساد بسیار ہی اسم ذات کو ناف سے بشکل شعلہ جوالہ کہ یہہ متمم گرمی عشق ہی یا بالکل ستارہ روشن مصفا کہ یہہ متمم خنکی او صفائی ہی تصور کر کے ساتھ حبس دم کے ٹھہراتا ٹھہراتا بتدریج دماغ تک لیجاکر تمام دماغ مین پھیلاوے اور جب حبس سے دم رُکے تو براہ ناک آہستہ آہستہ اسم ذات کو براہ سانس باہر لاوے تماسلہ ذوق و شوق اور اور تاثیرات کے فائدہ گداخت منی ہی کہ بے رغبت کرے مباشرت جماع سی یہہ شغل نہایت درکار ہی بعض اوقات مین خصوص مجردونکو اور جب تسکین پاوے اس رغبت سے تو چھوڑ دی ∴ ارشاد دہم بیچ مراقبات حضرات چشتیہ طالب کو چاہیئے کہ وقت عبادت کے ہر شخص کو ایسا جانے کہ جیسا مسجد مین وقت عبادت اشیاء مسجد صف بوریاے یا لوٹہ وضو وغیرہ اور خود مسجد اور در و دیوار موجود ہین اور کبھی اس کا خیال نمایش اپنی عبادت کا واسطے ان چیزون کے نہین ہوتا بلکہ خطرہ بھی نہین گذرتا تو مشق سے اس مراقبہ کی رفتہ رفتہ بالکل جڑ ریا کی کٹ جاویگی اور جماعۃ مخلصین لہ الدین مین داخل ہو جاویگا کیونکہ جب آدمی مالک نفع او ضرر اور جزا اور سزا اور مستحق عبادت کا نہو تو پھر جمادات مین اور اوسمین کیا فرق ہی اللہ نصیب کرے ہمارے اور سب مسلمانونکے مراقبہ طالب اپنے بدن کو ایسا فراخ درجہ بدرجہ بہ تخیل صحیح سمجھے کہ رفتہ رفتہ گویا تمام عالم کو محیط ہو گیا ہی تو ایکطرح کی صفائی اور فنا اپنے حوایج سے اور پرداخت خلایق محض برائے خدا اور فوائد بسیار کے راحت اپنی مین پاویگا انکشاف مطالب توحید شہودی اور کشف کو حسب استعداد طالب بہت مفید ہی مراقبہ طالب اپنے بدن کو اور تمام عالم کو پانی مصفا ایک دریاے محض سمجھے تو کمال مسائل توحید اور معارف کا انکشاف ہوگا اور ایک طرح کی رحمت اور رغبت اور چین ساتھ خنکی او صفائی اور نورانیت کی اپنے مین پاویگا یہہ مراقبہ فقیر کو پہنچا ہی میرے چچا پیر کہف العارفین ذو العوارف جناب حضرت مولوی حاجی حکیم مغیث الدین صاحب سہارنپوری سے رحمۃ اللہ علیہ اونکو پہونچا اپنے مرشد حضرت قمر العارفین حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتی شہید قدس سرہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دورہ قادریہ

سے شغل دورہ قادریہ کہ معمولات فقیر اور خاندان فقیر ہی چاہئے اسکو طالب کبھی نچھوڑے مشاہدہ عجائب کریگا اللہ سمیع کو
ناف سے اُٹھاکر ایک خط نورانی سمجھکر سینہ تک لیجاوے اور ساتھ ہی اسکے اپنی روح کو وہانتک لیجاوے یعنی نور مذکور
کی روشنی مین روحکو لیجاوے اور وہان سے ساتھ اللہ بصیر کے ایسطرح دماغ تک لیجاوے اور وہان سے اللہ علیم
کے ساتھ ایسطرح روح کو پہلے آسمان تک لیجاوے یعنی دماغ مین ایک سوراخ تصور کرکے نور مذکور کو اور روح کو نکالکر لیجاوے
اور سوراخ مذکور کو ہاتھ سے خیال مین بند کرتا جاوے جیساکہ چھت کے سوراخ کو بند کرلیتے ہین اور وہان سے ایسطرح روح کو
ساتھ نور اللہ قدیر کے بالاے عرش لیجاوے اور وہان جاکر چاند کا اور چاند کی روشنی کا ایسا تصور کرے کہ اوسمین
غرق اور محو ہوجاوے اور وہان سے تمام عالم خود بخود نظر آویگا کیونکہ قاعدہ ہے کہ بلندی کے اوپر سے سب چیز نیچے
کی نظر آتی ہے مگر جو سیر تمام عالم کی منظور ہو یا کسی آسمان کی سیر یا بہشت وغیرہ کارخانون آسمان کی سیر منظور ہو تو
نظر کرے نہین تو اوسی چاند کی روشنی مین اور ملاحظہ چاند مین ایسا محو ہوجاوے کہ دنیا اور مافیہا سے بیخبر ہوجاوے
اور جو کسی شہر وغیرہ کی سیر منظور ہو تو کرے اُمید ہے ذات مطلوب حقیقی سے کہ کبھی کشف حال صحیح اوس بلاد کا حسب
حوصلہ طالب ہوجاویگا مگر ادنی یہہ ہے کہ نکرے کیونکہ مقصود نہین ہے بلکہ ملاحظہ چاند مین اور اوسکی روشنی مین غرق ہوجاوے
اور جب وہان سے نیچے اوترنا چاہے تو پہر نور اللہ قدیر کو ہمراہ اپنے بطرز مذکور دالی آسمان تک اپنی روح کو اوتارے اور
وہانسے ہمراہ نور اللہ علیم کے دماغ تک اوتارے اور اپنے سوراخ بند کئے ہوئے کو کھولکر وہان سے ہمراہ نور اللہ بصیر
کے تا بسینہ اوتارے اور وہان سے ہمراہ نور اللہ سمیع کے تا بناف اسی طرح مراقبہ اس ہبوط اور صعود کا کرتا رہے
کمال برکات و معاملات اور کاروبار درویشی و معرفت الٰہی سے حلاوت پاویگا کہ بیان سے خارج ہے کرکے سوجانے
اسکو دورہ قادریہ کہتے ہین اور دورہ چشتیہ بھی اسی کے قریب قریب ہے اوسکو بھی شامل ہے اور فقیر وہان یعنی بالائے
عرش سلطان الاذکار پیدا کرکے مشغول ہوتا ہے اور اوسمین استغراق اتم اور نفی النفی کمال درجہ کو ہوتی ہے اور صفائی
بیشمار اور اور چیزین کہ قابل بیان استفسار نہین اور اگر خنکی و صفائی اس مراقبہ مین منظور ہو تو تصور شبنم کنار دریا بروقت
طلوع آفتاب کرے خنکی اور صفائی اور نورانیت حاصل ہوگی اور اگر گرمی اور شور منظور ہو تو بالائے عرش تصور اشیاء برنگ
سنہرہ کے کرے اور اگر نہایت نسبت عاشقانہ جلی جیسی خاندان حضرات چشت منظور ہو تو مراقبہ کرہ آتش کری محیط کل
اشیا کو اور فقیر یہہ بھی کرکے محظوظ ہوتا ہے مراقبہ اپنے تمام بدنکو مانند تنور یا بھٹی لوہار و سنار یا تمہیار اکے تصور کرکے بالکل آتش خانہ سرخ گرم

toobaa-elibrary.blogspot.com

تصور کرے بکمال گرمی ذوق شوق پیدا ہوگا اور بسا اوقات اپنی گرمی سے آپ تنگ ہوکر خواہان تسکین ہوگا اس مراقبہ مین ہمیشہ شورش اضطراب و قلق و تپ و تاب پائی ہے اور ایجاد فقیر ہے مراقبہ قلب آدمی مین مکانات متعدد مثل بنگلہ و دریچہ ہا و بارہ دری وغیرہ مکلف و نفیس آراستہ فرش و فروش مجلس ہای شیطانی ہین اور واسطی کارخانہ ہر طرح کے وساوس کے اور ہر بدی کے مکانات علیحدہ مثل خزائن بہت ہین کہ ہر مفسد شیطان لشکری اُسکی ملمور الخدمت بقدر ضرورت اپنے اپنے حساب و کتاب دخل و خرج روزمرہ بھگتے ہین کہ حدیث صحیح مین اوسکی جانب اشارہ ہے ان الشیطان جاثم علی قلب ابن ادم یعنی شیطان اپنے تخت پر وہان مثل سلطان و مہنت جما ہوا بیٹھا ہے اور چیلی چاٹون سے مجلس سرگرم رہتی ہے تو بسا اوقات تاثیر اذکار کو سدّراہ ہے اور باوصف کثرت اذکار ہجوم خطرات طالب اپنے مین پاتا ہے تو متردد ہوکر قصد ترک کرتا ہے تو عمدہ علاج اس مرض کا یہہ ہے کہ اپنے قلب مین ایک چھوٹی سی چنگاری نہایت تیز بہ تخیل صحیح دہیان کرکے مخفی مخفی کسی مکان یا کسی فرش مین اور اگر ہوسکے تو زیر تخت رکھے اور بعد اطلاع لشکر خبیث اگر اوسکو بجھاتا ہوا تصور کرے تو ایک مشکیزہ آہنگری اپنے پاس تصور کرکے بہ استعانت اعوذ و لاحول دمادم دہونکے تو انشاء اللہ تعالیٰ تصور کارگر ہوگا اور یہہ دہیان کرے کہ یکایک تمام مکانات اور کارخانجات مین ایک ڈیک کلان لگ کر محیط ہوکر سب اشیا کو دفعتاً خاک سیاہ کردیا اور اگر بالفرض کوئی بھاگتا ہوا نظر آیا اور کہین سے تو بتصرف ایک شعلہ قویہ کے وہین خاک کردیا بعد اُسکے فقط ایک تودہ خاکستر تصور کرکے بہ استعانت پھونک لاحول و اعوذ مثل گرد و غبار کے دفعتاً اوڑادے بعد صفائی مکان اسباب صفائی مثل جاروب اور پارچہ پالی وغیرہ مین نہایت کوشش و توجہ کرے اگر بعد اسکے شدّت گرمی نامطبوع سمجھے تو آب خنک دریاے رحمت الٰہی سے غسل دے لے ورنہ شاید اس مراقبہ تجربہ ایجاد فقیر کا یہہ ہے کہ نزدیک حضرت صوفیہ کرام کے قلب آدم پر ستر ہزار حجاب ہین عنایت الٰہی سے اوٹھین تو کیا کہنا ہے سبحان اللہ اللہ نصیب کرے ورنہ امثال ان اشغال چارہ کار طالب درکیا ہے اگر کبھی شیطان خارج مین ظہور پکڑے یعنی جس مکان مین کہ طالب مشغول ہے اوسمین نظر آوے تو اوسکو بھی باعانت اعوذ و لاحول کے بخیال دو ضرب بدر کرے اور ساتھہ ساتھہ شعلہ قاہرہ کے سوختہ کرے **ارشاد یازدہم** بیچ مراقبات حضرات نقشبندیہ **مراقبہ** خیال کرنے ذات پاک بے جہت بے کیف بے حجاب بے تعین حاضر ناظر ہے اور میرے ساتھہ ہی ساتھہ وصف بیچونی اور بیچگونی کے نیک بات میری سے راضی اور بد بات سے ناراض اور تنہا نہ سمجھے اپنے تئین کو کسی خلوت مین اور بے ادب ہوے نشست و برخاست مین اور برہنہ ہونیسے خلوت مین پرہیز کرے موجب آثار یعنی حیا مند ہونا ادنی امور بے حیائی اور بے حجابی سے کہ جو وہ امور مباح ہین مثلاً در انکنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

پانون کا یا غسل پر بہنا کرنا علی ہذا القیاس خلوتمین پیدا ہون تو جانے کہ یہہ عمل میرا مقبول درگاہ ہو مقام تقوی حاصل ہوا
شیطان لعین کو آمادہ کرنیکا بیحیائی پر مانند زنا وغیرہ خلوتمین بھی توقع منقطع ہوئی یہہ ہی رویہ اکابر سلف صحابہ و
تابعین وغیرہ کا تھا رضی ہو اللہ اونسے ھر اقبہ اور واسطے رفع کدورت کے جو نسبت مع اللہ مین واقع ہو تو مراقب
ہو کر اسم موجود کا کرے اسکی مشق سے ایک صورت گل کی پیدا ہو گی یہانتک ترقی کریگی کہ طالب کو کیا بلکہ ساری عالم
کو بعض اوقات مین گھیر لیگی اور خود بخود کدورت دور ہو جاویگی اور جب نماز پڑھے تو مراقبہ ایک نور تجلی خاص معظم کا جو
کعبۃ اللہ پر نمایان ہے مابین اپنے اور کعبۃ اللہ کے دہیان رکھے کہ یہہ کعبۃ اللہ ہے اور سوچے کہ ایسی عظمت کی وجہ سے کعبۃ اللہ
مین شان سجدہ گاہ خلایق کی نمودار ہے اور اوسمین غرق ہو جاوے ایسا کہ سب طرف سے بالکل ٹوٹ رہی تو حالت محویت
کی نماز مین پیدا ہو جاویگی اور نماز بے خطرہ اور بے کھٹکے ہونے لگے گی ایسی قسم کی نماز سے نماز معراج المومنین مراد ہے
ھر اقبہ اور اگر بیماری یا مصیبت یا رنج والم پیش آوے تو طالب کو چاہیے کہ اس مراقبہ مین غرق ہو جاوے
یعنی سوچے کہ یہہ مصیبت کہان سے آئی تو دل مومن کا خود بخود گواہی دیگا کہ اللہ کی بھیجی ہوئی آئی ہے بار بار
اس مین غرق ہو کر لذت حاصل کرے کہ کہان میرے نصیب جو یہہ تحفہ سرکاری عنایت ہوئی پس مرتبہ صبر اور شکر
حاصل اور خود بخود بے تکلف مراقبہ ہے اور مقام توکل ہاتھ مین ہے اور مصیبت مین تخفیف اور برکت اس شغل سے ہے یہ
کہ وہ مرض و مصیبت زایل ہو جاوے کہ اس قسم کی شفا سے تدابیر معالجات ظاہری بالکل عاجز ہین یہہ مراقبات
ارشادات حضرت سید صاحب قبلہ سے ہین زیادہ طلبی ہو تو رجوع کرے طرف کتاب فقیر انوار محمدی کے ھر اقبہ
طالب سوچے کہ گویا ترکیب تمام عالم کی بگڑ گئی اور جہان فنا ہو گیا اجمالاً اور تفصیلاً دہیان کرے بگڑ جانے پر ہر
ہر جز عالم کی اور خیال کرے پیش آئے معاملات حشر و نشر ایک میدان وسیع مین ساتھ ہیبت اور جلال اور خوف
کمال کی خصوصاً بگڑنا اجسام کلان کا مثلاً آسمان کا علیحدہ اور زمین کا اور پہاڑون کا علیحدہ کہ مثل ریگ کے
بھر کر بے حقیقت ہو گیا اور پھر اپنی بھی فنا کا خیال کرے اور ذات واحد ذو الجلال قہار کے بقا کا ساتھ عظمت اور
شوکت کے مستقل بالذات کے خوفان و لرزان نہایت کے رتبہ کو تو عجیب حالت پیدا ہو گی خود رفتگی کی تو گویا اتمام
ہے حقیقت یعنی اس آیہ کریمہ کا کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ یہہ اصل مراقبہ منسوب
ہے طرف حضرت غوث الثقلین رح کے معہ چند اضافہ امور تفصیل مجربہ کے جانب فقیر سے کہ بمنزلہ تشریح ہی مراقبہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور کبھی ہر لطیفہ کو مانند ستارہ زحل اور مشتری روشن چمکدار کلان کی دہیان کیا کرے اور کبھی کل وجود کو مثل شیشہ
صاف شفاف مثل فانوس بلورین تصور کرے کہ گویا یہہ لطیفے خواہ جداگانہ خواہ شامل مثل ایک گولہ نورانی ہین پس
پردہ اس فانوس کی تصور کیا کرے تو نہایت لطافت اور صفائی اور روشنی انمین پیدا ہوگی مراقبہ اور کبھی دہیان
کرے کہ زیر زمین چلا گیا ہون کہ وہان ایک دریا محض سہکنا رہی نہایت شفاف مثل آب موتی کی خنک مانند برف
اور اوسمین پوری روشن ماہتاب کا خیال کرے اور اوسمین خوب غوطہ خوری کرتا پہرے اگر خنک نسبت منظور ہو تو برف
اور پانی کا خیال زیادہ کرے ساتہہ کیفیت خنکی کی مگر چاند کو لحاظ سے الگ نکرے اگر فی الجملہ حرارت کا لحاظ ہو تو چاند کی
روشنی اور گرمی کا خیال زیادہ کرے اور کیفیت پانی کو نہ بھولے ایسا اوقات مشق بسیار عین حالت موسم گرما مین کانپنے
اسقدر چھوٹی گی کہ دانت سے دانت بجنے لگے گا یہہ مراقبہ عجب نہین کہ بر تو ہو او سحدیث شریف کا کہ انحضرت صلعم نے
فرمایا کہ حق تعالیٰ نے میرے سے دریافت کیا شب معراج وغیرہ مین ای محمد کاہے مین جہگڑتے ہین ملاء اعلی یعنی ملایک
عالم بالاخصوص قدوسی اور کروبی تو اوسوقت میری پشت پر حق تعالیٰ نے اپنا ہاتہہ مبارک رکھدیا تو اوسوقت تمام عالم
ملک و ملکوت کا مشاہدہ ہوا تو فرماتے ہین آنحضرت صلعم کہ مینے حلاوت خنکی اور تسکین اور راحت ہاتھ مبارک کی اپنے مین
محسوس کری اور کرتا ہون اور یہ آیہ پڑہی وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ پس خوبی ان مراقبات
ملہمہ نسبت اس فقیر کی محض افضال الٰہی مین خود اس سے واضح ہی زیادہ احتیاج بیان نہین ہی یہ امر بیانی نہین ہے
محض واسطے سمجہانے کے ہی مصرع ع ذوق این می نشناسی بخدا تا نہ چشی ۔ مگر ہمنے مناسبت اس مراقبہ کی ساتہہ نسبت
مجددیہ خصوص طریقہ احمدیہ جو منسوب ہی طرف حضرت امام ہمام مصدر المناقب کی ہے پائی تو نزدیک فقیر کے مناسب ہے
کہ اس آیہ کی معنی کو اوسوقت دہیان مین رکھے فضل الٰہی سے توقع ہے کہ انکشاف معارف جلیلہ اور امورات
علوی سفلی کا منکشف ہو حسب استعداد و وجاہت طالب انشاء اللہ تعالیٰ مراقبہ موت کا معنی آیہ کریمہ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ اور مثل اسکی آیتین اور معنی حدیث کَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا اور اور حدیثین مانند
اسکے خوب بہ یقین کامل پیش نظر اپنے کرکے ایک حالت نزع کی سے پیدا کرکے جمیع گناہون سے استغفار سمجھکر ساری دنیا
ومافیہا کو بیکار سمجھکر بے رغبتی پیدا کرکے بالکل طرف آخرت کے ٹوٹ رہے اور جب کسی سوراخ و جہروکے کیطرف خیال
کرے یا نظر پڑے تو تنگی و تاریکی قبر کو اس سے بھی زیادہ تر سمجھ کر رجوع الی اللہ کرے او سکو حتی المقدور اپنی نظر

toobaa-elibrary.blogspot.com

رکھی کہ گویا پیوند جان ہوجاوے تو مراقبہ اشارہ ہی طرف اوس حدیث کے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے حضرت عائیشہ رض
سے تذکرہ عذاب قبر کا تو اوس وقت فرمایا نہیں دیکہا مینے کسی چہرہ کے کو کہیں مگر کہ قبر کو پاتا ہوں تنگ تر اور پریشان
تر اوس سے یہہ مراقبہ ملہمات فقیر سے ہی کہ نہایت بے رغبت کر دیتا ہی دنیا سے خصوصاً تنعم سے عجب نہیں کہ ایسا شخص
حسب استعداد اپنے مصداق ہوجاوے مضمون موتوا قبل ان تموتوا کا ارزقنا اللہ مراقبہ آیہ کریمہ کشجرۃ طیبۃ
اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء الخ مراد اس سے یہہ ہی کہ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو مثل ستون نورانی فرش سے
عرش تک بخیال اس آیہ کریمہ کے لحاظ صحیح کر کے اوسمین غرق ہوجاوے تو مشاہدہ عجائب کریگا اور ایک قسم کی حلاوت
ایمانی پاویگا استقامت توحید پر اور اتباع سنت ہو جانے پر بہت مفید ہی اور شغل بازگشت کو اپنے ذمہ پر لازم جانے
کیونکہ ہمارے پیشوائے طریقت حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے اپنے کتاب قول جمیل مین فرمایا ہی کہ جو کچھ ہمنے پایا برکت
سے بازگشت کی پایا فقط اور فقیر کہتا ہی خلوت در انجمن جو اوسی کتاب مین مذکور ہی برکت اوسکی بھی کچھ شغل بازگشت سے
کم نہیں کہ مجرب ہوچکی بلکہ بعض اشخاص کو بعض مصلحت سے زیادہ تر مفید ہی پس دم لونکی طرف زیادہ دہیان لگایا کرے اور یہہ بازگشت
وغیرہ مشہور بکلمات حضرات نقشبندیہ ہین تو متوسل ہماری کو بہت ضرور ہی کہ انکی ساتھہ مشغولی کرتا رہے اور وہ مذکور
ہین بہ تفصیل کتاب موصوف مین موعظۃ خصوص موا عظۃ عمری فاروقی رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرۃ رض عنہ سے روایت ہے
کتاب موطا حضرت امام مالک رح مین کہتے ہین حضرت ابوہریرہ رض کہ مین گیا کسی باغیچے باغیچون مدینہ منورہ مین سے کہڑا ہوا
مین زیر دیوار اوسکی باہر کی جانب تھے اندر کی جانب سے سنی مینے آواز بخ بخ یا ابن الخطاب لتتقین اللہ او لیعذبنک
یعنی حضرت عمر رض نصیحت کرتے ہین اپنے نفس کو اور سمجہاتے ہین شاباش شاباش ای بیٹے خطاب کے یا تو ڈرتا رہیگا تو اللہ سے
یا اللہ عذاب دیگا تجکو تو کہتے ہین ابوہریرہ رض کہ میرے ہوش فراموش ہوگئے کہ جب عمر سے شخص کا یہہ حال ہی تو ہم سے عاجزون
کی کیا پائی ہی فقیر نے اس مضمون کو جسکا بیان مراقبہ ٹھہرایا ہی اپنے دفتر سابع مثنوی حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ مین مفصل بیان
کیا ہی منجملہ اوسکے ایک شعر کہ خلاصہ ہی نصیحتاً لکھا جاتا ہی ؎ چون عمر را خوف و خشیت اینقدر ، ما کیانیم و کجا ماند قدر
علی ہذا القیاس اس قسم کے مضامین احادیث و قرآن سے پیدا کر کے اپنے نفس کو وعظ کرتا رہی محاسبہ مین کہتا ہون کہ مراد ہے
اس سے کہ اپنے نفس کا حساب کرے ہی مانند تجارت پیشہ کی اور کیون نکرے جب بیماری بہکاری ٹہرا نہین تو نہایت ٹوٹے
کی بات ہی تو عمدہ طریق اوسکا یہہ ہے کہ اپنے نفس کا ہر وقت محاسبہ لے کہ کوئی ساعت بغفلت گزری یا نہین اگر گذری

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو تلافی اسکی بہ استغفار اور عزیمت ترک غفلت کرے ورنہ صبح شام کرتا رہے اس سے بھی کیا کم کرے رزقنا اللہ ارشاد

۱۴ دوازدہم طریقہ خواندن درود شریف ایجاد و معمول فقیر چاہیے کسی وقت خصوص پچھلی راتکو اور خصوص چاندنی راتمیں

باوضو خلوتمین رخ بقبلہ کچھ مائل بمدینہ منورہ جانب بشمال کہ دیکھنے والا کم امتیاز کرے کہ یہہ شخص رو بقبلہ نہین ہے اوس

روش پر تصور ایک منبر مدور اوپر سے زیادہ چکلا اور نیچے سے کم ادہر مین کچھ اونچا زمین سے، نہایت نورانی تصور کرے

جیسا کہ اشارہ ہمارے پیشوائے طریقت حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے اپنے اس معاملہ کا ساتھہ معاملات نبویہ جو بوقت

زیارت مدینہ منورہ واقع ہوی انتباہ مین تحریر فرمایا ہی کرے اور اوسپر ذات مقدس آنسرور عالم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کو بہ تخیل

صحیح بہ ادب لحاظ کرے اور کچھہ دیر اوسمین مستغرق رہے یہانتک کہ حلاوت لے اور پھر تصور کرے کہ حضرت صلعم نیچے اوتر

کر اپنے مزار شریف مین جو حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تہا تشریف فرما ہوے اور کچھہ استراحت وغیرہ خواہ لیٹے خواہ

بیٹھے بہ این ہیئت باہر جلوہ فرما ہوئے مسجد نبوی مین کہ دہنی جانب حضرت ابوبکر صدیق رض ہین ہاتہ مین ہاتھ لئے ہوئے اور

بائین جانب اسیطرح حضرت عمر رض ہین اور دہنی جانب کو مسجد نبوی کے دریچہ مین اس مسجد مین تشریف لیکے جو تیار کی ہوئی حضرت

عثمان کی ہی تو جمالاً خیال مین ادہر ادہر چار سو لے ترتیب یعنی کوئی کہین بیٹھا اور کوئی کہین کہڑا کل صحابہ کرام کے دہیان سے

غافل نرہے خصوص اصحاب صفہ کہ جو قریب سو آدمیونسے کچھ کم زیادہ ہمیشہ صحابیون مین سے بالکل تارک الدنیا لوگ تھے کہ اونکا

حال یہ تھا کہ نہ ایشانرا با دنیا کارے ونہ دنیا را با ایشان کارے رات بہر قرآن خوانی مین مشغول رہتے تھے اور دن بھر تحصیل

علوم اور خدمتگزاری خلق اللہ مین بلا وجہ دنیاوی ابو ہریرہ وغیرہ اونہین مین سے ہین اور صفہ یعنی چبوترہ جو بعد تحویل قبلہ

کے جو کچھ جگہہ باقی رہ گئی تھی اون صحابیون نے کہ جنکے اہل و عیال نہ تھے خصوص مسافر تھے اپنے لئے ایک جھوپڑی ڈال لی تھی حضرت

صلعم اونکی نہایت خاطرداری کرتے تھے اور اپنی صحبت زیادہ رکھتے تھے کہ جنکی شان مین اس قسم کی آیتین نازل ہین ولا

تعد عیناک عنہم اتنی ہین اوس ساخت مسجد نبوی کا خیال کرے کہ جو ابتدای زمانہ ہجرت شریفہ مین آنسرور عالم صلعم نے

معہ اپنے اصحاب کے اپنے ہاتون سے اینٹین ڈہوکر تعمیر کری یعنی سادہ مسجد بنی ہوئی لکڑی و پوست خرما سے ساتھہ ایکمیدان

وسیع کے اور اوسمین پھر تصور کرے کہ حضرت آنسرور عالم صلعم ساتھہ لباس سبز یا نہایت سفید براق خوشبو لگای ہوے

اور موئی شریف چکنے چکنے شانہ کئے ہوی مانگ نکالے ہوئے بال مبارک قریب لو کانکے یا نصف گردن شریف یا مونڈہون تک

جیسے عادت تہی مشغول نماز مین یا تلاوت قرآن مین یا وعظ مین یا فتوی دیتے ہین یا کسی حال مین موافق حال کے یا کہڑے ہوی تصو

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرے اور چاندنی شب ہے چودھوین آنکی اور چاند نمودار ہے تو پھر ایک نظر ڈالی چاند کیطرف اور ساتھہ ہی ایک نظر ڈالی چہرہ مبارک کیطرف اور خوب دیکھی چہرہ مبارک کیطرف کہ گویا ایک چاند کیا ہزار ہا چاند فایق تر چہرہ مبارک مین جاری ہین اور بالیقین یہہ تصور یہانتک کرے کہ جمال مبارک فایق کیا بلکہ نور قمر کا ایک پارہ یا شمہ جمال مبارک کا ہے تو پھر کیف مرتبہ فنافی الرسول اور محبت فی الرسول ایسی درود خوانی سے دیکھیے گا ادنی مرتبہ اس مراقبہ کا اتباع سنت ہے ساتھ نہایت محبت اور تعظیم کے اور باقی گونگوں کی زبان بیان گونگ ہے ارشاد مسترشد دہم اور درود شریف معمولہ فقیر یہہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ خصوصاً پڑہنا اسکا بروز جمعہ یا شب جمعہ ایکہزار بار مفید ہے دیکھنے کو خواب مین جمال مبارک آنسرور عالم صلعم کے یا اپنے مقام کو بہشت مین اور پڑہنا لفظ واٰلہ وسلم کا بھی یہی فائدہ بخشتا ہے اور اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد بعدد البری والوری والثری واسطے زیارت آنسرور عالم صلعم کے مجرب ہے بموجب ارشادات امام ہمام حضرت سید صاحب قبلہ مصدر المناقب قدس سرہ اور واسطے زیارت کے اللھم صل علی من منہ انشقت الاسرار کا ورد کرنا بہت فائدہ رکھتا ہے خصوصاً پڑہنا صبح وشام ادنی مرتبہ تین تین بار صبح وشام اور پچھلے کو حضرت شاہ محمد عاشق پھلتی علیہ الرحمۃ نے سبیل الرشاد مین لکھا ہے اور فقیر کا مجرب ہے اور یہہ درود مشہور ہے بدرود سید عبدالسلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ فائدہ ضمیمہ اس ڈھب سے مرتبہ فنافی الشیخ کو مشق کرے تا بعد ان دو نو مرتبونکے مرتبہ فنافی اللہ پیش آوے کہ بعد اسکے مرتبہ بقا باللہ ہے کہ جو مقصود اصلی ہے اور خلاصہ سلوک ہے رزقنا اللہ اور اصطلاح حضرت صوفیہ مین رابطہ کہتے ہین ذات مرشد کو اور ملاحظہ کہتے ہین وقت ذکر کے امہات صفات الہیہ پر یعنی سمیع وعلیم وبصیر پر لحاظ رکھنا اور بعض مشایخ قدیر کو بھی شامل کہتے ہین اور واسطہ کہتے ہین ملاحظہ مرشد کو وقت ذکر کے اور مشغولی کے ساتھہ وصف محبت اور عظمت کے بطور وسیلہ اور ذریعہ مانند عینک کے جو ذریعہ ہے نظر انداز نکالکر نظر پریشان نہین ہوتی گویا صحبت معنوی ہے اور اوسقدر انہماک نہو کہ یہہ نسبت جاہلونکی نوبت رخنہ اندازی درباب عقاید کے بطور امور شرکیہ پہونچے مانند حاضر ناظر جاننے وغیرہ اون امور کے جو خاص ہین خدای تعالی کے ساتھہ ہماری تو غرض اتنی ہے کہ جسقدر ہمارے پیشوائے طریقت اور شریعت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور فرزند ارجمند اونکے مصدر المناقب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث علیہ الرحمۃ نے اپنی بعضی تصانیف مین مثل انتباہ اور قول جمیل اور تفسیر عزیزی زیر آیۃ واذکر اسم ربك وتبتل الیہ تبتیلا کے اور درمیان اون فائدونکے جو اونہونے اپنی طرف سے بحوالہ جد امجد اپنے حضرت قطب الاولیاء شیخ عبدالرحیم محدث دہلوی قدس سرہ کے قول جمیل پر لکھی ہین اور اوسکے جواز کی تصریح فرمائی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

محض واسطے دفع تفرقہ کے اور واسطے بہرنے شوق باللہ کے کہ اولیاء اللہ کا جب خیال ہو تو اللہ تعالیٰ یاد آوے حدیث شریف مین وارد ہی اذا رُؤوا ذکر اللہ یعنی جب نظر پڑین تو اللہ یاد آجاوے چنانچہ مولانا بحوالہ اپنے جد امجد علیہما الرحمۃ کے فرماتے ہین کہ اس آیۃ قرآنی مین کونوا مع الصادقین یعنی سچون کے ساتھہ ہو ایک طرح کا اشارہ ہی رابطہ مرشد کا فقط اور عند الاستفتا جناب حافظ حاجی مولوی عبد القیوم صاحب سلمہ صاحبزادہ فیض بخش و ہدایت مآب مولانا عبد الحی صاحب قدس سرہ نے جو تحریر فرمایا ہی بعینہ مرقوم ہوتا ہی معہ متابعت و موافقت جناب مولوی سبحان بخش صاحب تلمیذ جناب مولانا مملوک علی صاحب مرحوم مغفور اور وہ یہہ ہی الجواب شغل رابطہ و برزخ بنہجیکہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ در کتاب قول و انتباہ تحریر فرمودہ اند جائز است و درست و ثابتہ الاصل کتبہ عبد القیوم بن مولوی عبد الحی مرحوم مغفور اصاب فیما اجاب سبحان بخش شکارپوری اور واسطہ اس طریق کے رفیق سفر واقف کار نشیب و فراز راہ سے درکار ہی اور رائیۃ المسائل مین ہمارے استاد محقق سند آفاق حضرت مولانا و اولانا حاجی مولوی محمد اسحاق محدث شاہجہان آبادی مکی قدس سرہ نے بھی اسکا انکار نہین فرمایا بعد نقل کلام تفسیر عزیزی کے جسمین تذکرہ اس شغل برزخ کا ہی کہ نوبت بشرک پہونچے لکھتے ہین کہ رابطہ معمول بعض مشایخ است فقط باقی اسباب مین طرفین کے جہگڑون سے جو کہ مین ساتھہ افراط اور تفریط کے بالکل یکسوئی جاہئے ضرور ہی اور چاہئے طالبکو کہ وقت اپنے رفتار کے جو قدم پڑے اوس حرکت کو اسم ذات سمجھے یہہ نظر بر قدم ہے جو ایجاد فقیر ہی جیسا کہ نظر بر قدم کے تحقیق زیادہ تر قول جمیل مین ہی ارشاد چہاردہم ہیچ طریق کمل جاذبی قبض کے جو کبھی طالب اپنے نسبت مین قبض یعنی کاوٹ پاوے تو اسکو خوب سوچے کہ کس چیز سے پیدا ہوئے اگر وہ سبب سمجھ مین آوے تو اوس خطرہ کو فوراً رفع کرے اور از سر نو استغفار کرکے مشغولی اختیار کرے اور جو وہ سمجھ مین نہ آوے تو اسم فعال کو شد و مد کے ساتھ بقوۃ اور شدت تمام قلب پر ضرب مین لگاوے اور اپنے کسب کے دخل کا دہیان نہ رکھے محض امیدوار فضل الہی کا رہی باخلاص تمام اگر نہ رفع ہو تو پانی گرم یا سرد سے مناسب مزاج اور موسم کے غسل کرے اور صفائی ہر قسم کے بال زیر ناف وغیرہ ناخن نعلین استعمال خوشبو مناسب مزاج کی حاصل کرے اور شغل رابطہ کے اوسی قدر کہ جو پہلے مذکور کر چکے ہین انشاء اللہ تعالیٰ جلد قبض رفع ہو جاوے گا بلکہ زیادہ تر پہلے سے ذوق پیدا ہوگا اور بالفرض اگر نہ رفع ہو باوجود تکرار ان چیزون کے تو طالب تنگ دل نہو بعد عرصہ خود بخود کہل جاویگا کیونکہ قبض اور بسط دونو حال ہین اسپر اکتفا کرے کہ یہہ حال بھی عطیہ سرکار ہی اس مین غرق رہے کہ یہہ خود بسط ہی یہہ مجربات فقیر سے ہی ارشاد پانزدہم

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ طریقہ تلاوت پیروی جناب صدیق اکبرؓ کی حاصل ہی کہ احادیث مین آیا ہی اور کسی آیۃ پر کچھ مطلب اپنی
سمجھ کے موافق سمجھکر دل لگی یا کوئی طرح کا حال پیدا ہو تو بار بار اوسکی تکرار کرے نہایت خط وحلاوت کے
ساتھ جب تک دل اوسپر جمارہے اور طبیعت سیر نہو جاوے اپنی طرف سے اوس حال کو نہ بدلے کہ حق تعالے
فرماتا ہی ان اللہ لا یغیر ما بالقوم حتے یغیروا ما بانفسہم اور ان احکام پر جو اوسنے تلاوت کئے تہ دل سے ارادہ
عمل کا کرے اور یہہ سمجھے کہ اللہ جل شانہ گویا کلام فرماتا ہی اور مین سنتا ہون اور جو نہو سکے تو یہہ سمجھے کہ مین پڑہتا ہون
اور وہ سنتا ہی جیسا کہ اشارہ ہے اس حدیث مین طرف عام عبادات کے اور یہہ عمدہ ترین عبادت ہی تعبد اللہ
کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اور اوسمین محو ہو جاوے تو معنی اس حدیث کے مین کہتا ہون کہ موافق
تحقیق صوفیہ کرام کے ہو جاوے کیونکہ موافق تحقیق علماء ظاہر کے تو معنی مشہور ہین اور وہ معنی یہہ ہین کہ کان تامہ
ہی شرط مین نہ کہ ناقصہ اور تراہ جزا اوسکے تو معنی اوسکے یہہ ہی جب تو نابود ہوا اور انانیت زایل ہوی تو دیکھ لے گا
اوسکو چنانچہ اشارہ ہی اس تحقیق کی طرف بعضے اکابر سلف کے کلام مین بھی مثل شیخ ابو المکارم مشرعی قادری کہ
بڑے عارف اجل ہین لیکن بطور قواعد فنون عربیہ کے اسمین کلام بہت ہین مگر حق یہہ ہی کہ رویت اس دار دنیا مین
ان آلات جسدانی فانیکے ساتھ بلا حجاب ناممکن ہی اور جو مدعی ہے اوسکو دہوکا ہے جیسا کہ ہمارے پیشوا طریقت حضرت
شیخ عبد القدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ نے اپنے مکتوبات مین تحقیق فرمائی ہی کہ جیسا فانوس بلورین کا مشاہدہ
دور سے مشتبہ ہو جاتا ہی دیکھنے والیکو کہ اسمین حجاب نہین ہی اور جب متصل ہوگا اور کشف حقیقت کی ہوگی تو فوراً
حجاب کا قایل ہوگا یہہ سراسر دینا نقصان ہی ایسا اعتقاد نچاہیے تو معلوم ہوا کہ ہر مظہر مین ایک تجلی خاص ہی نہ بلا حجاب
غرض ہماری لفظ تراہ سے تو مشاہدہ قلبی ہی نہ معائنہ یعنی یہہ مشاہدہ بھی محبوب حقیقی باقی کا بے فنا بے صفات بشریہ
اور انانیت کی جو عبارت ہی کمال سلوک سے ناممکن ہی اور خیال خام رزقنا اللہ آمین ارشاد شانزدہم یہہ طریقہ توجہ دینے کا

تتمہ[۱۶] تو یہہ بھی عمل کرے کہ یہہ عمل موافق حدیث شریف کے ہی یعنی طالب کو کمر کراپنی دو زانو بٹہلاوے اور دل کی طرف خود دہیان کرے اور دل کی زبان پر کلمہ اللہ کا تیز دل کیا
کہتا ہو یعنی اللہ اللہ سمجہاوے اور ہمت تمام سے اپنے دلکو اوسکے دل پر باطن طور رکہدے کہ گویا ذات اپنی اور طالب کی ایک ہو گئے اور طالب بھی ایسا سمجہے کہ کوئی چیز مرشد کی طرف سے
مجہپر پہنچتی ہوتی ہے اور میری طرف آتی ہے اور اللہ مثل فقیر کا سوال کرے کہ مرشد کے جیسا یا ہو مجکو یقین ہی کہ مجکو پہونچیگا اور اگر کوئی فائدہ نہیں دریافت ہوا تو کچہ
مضائقہ نہیں تنگ دل نہو یا ہر لطیفہ پانچ کو ہر لطیفہ طالب پر ٹہاکرے اور زور زور سے رگڑ دے اور دہکا دے خواہ سب لطیفوں سے خواہ صرف قلب بہی پر کافی ہو جاوے
گا اور اگر توجہ دینے کا گرم اور زور شور کے منظور ہو تو مرشد طالب کے دلکو ساتھ قوت تمام کے گرمی پہنچاوے بایں طور کہ اپنی قوت خالیہ مین تصور کرے کہ گویا طالب کے
دلکو اور اگر بہت ہون تو سبکے دلون کو ایک دل تصور کر کے شہی سنار یا بہٹی لوہار اور ضرب سے شکون اور وہ پوکنیون سے دم بدم شعلون مین آگ ایک کشہائی مین[۲]

سترہ صفحہ کی آٹھوین سطر کے اس فقرہ تک پڑہکر (خطرہ آوی) پہر اس تتمہ کو پڑہنا چاہیے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسکا یہ طریقہ ہے کہ مرشد دلکو طالبکے دلسے خوب ٹکرا دے ساتھ ہمت قوی کے اور جمعیت خاطر کی اور ڈوب جانے کی
اپنے نسبت مین اور دوسرا طریق یہہ ہے کہ پہلے توجہ دہی سے بجناب ایزد جل شانہ عجز و انکسار و مسکنت اور عبودیت
اپنی بالتجام ظاہر کرے اور الحاح اور مدد چاہے بجناب کبریا کے یہہ دعاء ماثورہ بحضور دلی تمام پڑہے اللّٰهم اعنی علی
ذکرک وشکرک وحسن عبادتک اللهم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرة المساکین الخ
پھر طالب کیطرف متوجہ ہو کر جس چیز کو چاہے بصرف ہمت القا کرے طریقہ اول ہوافق تحریر قول جمیل کے ہے اور دوسرا
موافق ارشاد حضرت سید صاحب مصدر المناقب قدس سرہ کے ہے اور تیسرا طریق یہہ ہے جو ایجادات فقیر سے ہے مرشدکو اور
طالبکو چاہیے کہ اعوذ پڑھ کر تین بار اپنے بائین مونڈھے کیطرف تف تف کرے بخیال اسکے کہ گویا شیطان کے چہرہ پر
تھوکا اور اوسکو اسمکان سے اپنے خیال مین بزور باہر نکال دیا اور جب اثناء توجہ مین ایسا خطرہ آوے برکت سے فیضان
مرشد طالب کے قلب پر ریزان کریگا مگر یہہ سب باتین جو متعلق توجہ دہی ہین اوسوقت ہونگی کہ جب نفس طالب
کسی نسبت اہل اللہ سے ہوا ہوگا تمام ہوئین سطرین توجہ دہی ملہمات یہ نسبت فقیر ارشاد ہفت
پیچ طلب معاش وغیرہ کے آدمی اپنی تلاش معاش مین مجبور رہے تو چاہیے کہ بعد نماز فجر کے یا مغنی گیارہ سو بار پڑہے
اور اسیقدر یا وہاب بعد نماز عشاء اور نہو سکے تو ایک سو گیارہ بار مغنی اور اسیقدر یا وہاب پڑہے اور اگر زیادہ
جمعیت اور ادائے قرض منظور ہو تو یا وہاب بعد نماز عشاء تین ہزار بار پڑہے اور کوئی وقت معین کر کے ایک سو گیارہ
بار یا کافی پڑہتا رہے اور تین سو آٹھ بار یا رزاق اور چار سو نواسی بار یا فتاح کو پڑہنا اور رات بھر مین دو دفعہ
سورہ واقعہ کو پڑہتا رہے کہ مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کا فرمودہ ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ خود بخود سامان معاش بے تکلف
مہیا حال اسکے رہینگے کہ محتاج اور قرضدار نرہیگا اور اگر قرضدار ہوگا تو ادا ہوجائیگا اور غناء باطنی بھی رہیگی کھاتا
کھلاتا رہیگا اور حدیث شریف صحیح مین آیا ہے کہ جو رات کو سورہ واقعہ پڑہے تو اوسکو فاقہ نہ پہونچیگا اور واسطے ادائے
قرض کے یہہ دعاء حدیث شریف کی اللّٰهم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک و یا حی
یا قیوم کا ورد کرے جسقدر ممکن ہو اور سو بار استغفار اور اسیقدر لاحول اور اسیقدر اعوذ یا کچھ کم زیادہ مناسب
حال اور موافق فرصت ورد کرے اور یا حی یا قیوم کا کسیقدر وظیفہ مقرر کرے تصرف قلوب مین اور دونکے اور پیدا
ہونے برکت کے اپنے دلمین تاثیر رکھتا ہے اور واسطے محافظت زنا اور لواطت وغیرہ خواہشون بد کے مانند بدکاری

عورتونکی آسیمین کہ جسکو سحاق کہتی ہین اور اور لغویات شرعی سے نعوذ باللہ منہا ہر روز پڑہنا تین سو بار یا رؤف یا حکیم یا منان مجرب ہے اور ایسا ہی ساٹھ بار پڑہنا با برکا ہے اور خواندن حزب البحر کو بطور حزب العصریہ کے یعنی ایکبار بعد نماز فجر اور ایکبار بعد نماز عصر کو رکہتے ہین ناغہ نکرے اور یہہ نہو سکے تو بعد نماز فجر یا بعد نماز مغرب ایکبار پڑہے قضا نکرے اور اسکے ترکیب شرح شامل مطالب سیار کو لکھی ہے فقیر نے اور ہر روز ایکبار تو دشنام اور چہل اسماء پڑہنا بہت منافع دینی اور دنیاوی کو فائدہ بخشتا ہے واسطہ شفاء مرض اپنے کے یا شفاء مرض غیر کے بعد کسی نماز کے بوقت معین پڑہنا ایک سو گیارہ بار یا سلام اول آخر کوئی درود شریف گیارہ گیارہ بار اور بعد مین مانگنی دعاء کے ان لفظون سے الہی اس مرض سے مجکو یا فلانیکو شفا دے اور صحت باقی رکھ اور مداومت کرنا اکسیر اعظم اور تریاق فاروق مجرب ہے خصوص واسطے ان مرضکی جو لاعلاج ہین اور ایسی ہی حکم رکہتا ہے پی لینا نہار یا نہین گھول کر اس اسم کو لکھکر یاحی یاحین لاحی فی دیمومتہ ملکہ وبقائہ یاحی ایک شرط ہے کہ تا حصول شفا ناغہ نہو ارشاد ہشت دہم ہیچ وصیت کے بعد نماز مغرب اگر بن سکے تو شجرہ سلسلہ کو خصوص چشتیہ صابریہ کو مجددیہ کو باین طور پڑہکر الہی بحرمت شیخ المشایخ والاولیا فلانی فلانی تا تا آخر جناب باری سے اپنے مطالب کے دعا کرے اور اونکو کبھی عمل کل اعمال ہین سے مالی یا بدنی کا ثواب بخشنے اور اس مغفرتمین اور بخشش ہین ما باپ ادا دادی اور استاد کو اور جسکو چاہے شریک کرے تو کچھ مضائقہ نہین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ؁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب صد و پنجاہ و نہم بجانب شیخ عزیز اللہ دانشمند برادر حقیقی حضرت شیخ در جواب مسئلہ معنی بیت شیخ سعدی رح

بیت عجب نیست که سرگشته شود طالب دوست ٭ عجب اینست که من واصل سرگردانم ٭ حق حق حق بعد

حمد و صلوۃ خدمت اخوی شیخ الاسلام اہل اللہ شیخ عزیز اللہ دام عرفانہ و زید تحقیقہ باللہ و شوقہ و ذوقہ مع اللہ سلام و دعاء از فقیر حقیر عبد القدوس اسمعیل صفی الحنفی مطالعہ فرمایند و بدانند کہ این مدبر سیاہ روے و بدخوی را کہ عمر کش در جہل گذشتہ و در عطلت از صدر رفتہ سوختہ اند و زبان گرفتہ اند وقت خواندن قبض می شود و خواندن می شواہی گردد و خواندہ فراموش می شود ہیچ تسبیح و اوراد و وظایف آن نماندہ است این خراب شدہ چہ نویسد گم شدہ است و خود اصل علم ندارد و در معرفت ہیچ عرفان نمی آرد و نوشتن کار عالمان و عارفان است اما چون یاران عالمان و عارفان اند و مسئلہ علوم ربانیہ دوار ذات سبحانیہ میکنند ناچار جواب بر قدر فہم رکیک خود نبشتہ می آید واللہ اعلم بالصواب

toobaa-elibrary.blogspot.com

خدمت اخوی از کمال عرفان سبحانی و علم ربانی برین بیت عجبے بیت که سرگشته شود طالب دوست ؎
عجب این ست که من واصل سرگردانم ؛ اشکالے کردند و نکات و دقایق عرفانیه نشنتند هرچه نشنتند غایت
خوب و گزیده و پسندیده سوجه نشنتند فوق الحد خاطر انشراح گرفت الحمد لله علی ذلک مقرر باد هرگاه که در جهان قاعده
ممهد و کلی و اصلی است که بمطلوب رسیده بآرام باطن و مجموع خاطر باشد چنانچه قوله تعالیٰ وانزل السکینة
فی قلوب المؤمنین اشارات بدان وارد شیخ رضی الله از تخلف این قاعده در واصل حق عجب مے آرد و در بیان
کمال عرفان خود را در اضطراب حال و اشتیاق کمال میگوید که این وصال عجب وصال است و عجب کمال است
که در عین وصال و کمال هم اهل من مزید میزنند و در اضطراب مے آید عزیز من مصطفیٰ علیه السلام در مقام عرفان و وصول
میگوید و تسکین خاطر میجوید ایکم مثلی یطعمنی ویسقینی ربی و از تسکین حال خود خبر مے دهد من رانی
فقد رای الحق و خدائے تعالیٰ از کمال و جمال وے که در حضرت حق او راست خبر میکند و در شان وے میفرماید
ید الله فوق ایدیهم اینجا اضطراب کجا و حرمان چه باشد و سرگردانی چه بود و این تسکین و تسلی هر اصلے راست
بر قدر او و گرنه وصول نباشد وصول نبود و امام جنید میفرماید الواصل هو الحاصل عند ربه مع ذالک حبیب
در کمال اشتیاق میگوید انا اعرفکم بالله و اخشیکم لله و اللهم اجعلنی من عتقائک و مجهزیک من
النار۔ دم انا الحق و سبحانی و قسم یاذنی مردان را در کمال ایشان ست نه اضطراب حال ایشان
مصرع واسطه این قوم را برخاسته است ؛ پس چنانکه با حق سکون یافته اند و بدولت وصول شتافته
اند در کمال اشتیاق در اضطراب حال خود دم رب ارنی میزنند و میگویند مصرع عجب اینست که من واصل سرگردانم
نارسیده ناچار سرگردانست و در حرمان است و رسیده هرچند با حق آرامیده است و غیر ندیده است در کمال
عرفان مضطرب مے شود و میگوید رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین رب لا تذرنی فردا
وانت خیر الوارثین که بحر عمیق است پایان ندارد عزیز من زبان مرغان مرغان مے دانند و حرف رندان
رندان خوانند و ما را اگر در اقوال و افعال شان تصدیقی و تسلیمی باشد هزار دولت بود شیخ جنید رضی مے فرماید ایماننا هذا
فی طریقنا اصلا و بعضے و اصلان باشند که در مقام عرفان و وصول خود تسکین یابند و اضطراب بیرون شتابند
و گویند لیس فی جبتی سوے الله و الیشان را اصحاب مے خوانند چنانچه صاحب لمعات در لمعه هفدهم آورده

toobaa-elibrary.blogspot.com

است که میفرماید اصحاب رئی نبید اشته‌اند که واصل شدند عرض حاصل شد و لغایت مراد رسیدند و بالله
تو جعون لپسندیده شد و نیز در لمعه دوازدهم صریح مے آرد و میگوید بریں که بحقیقت این در بکشاید در خلوت خانه
نابود خود نشینند و خود را و دوست را یکدیگر بینند پیش سفر نکنند الا هجرة بعد الفتح خود ازین خلوت خانه سفر
تواند فاین تذهبون از اینجا غریب ممکن نگردد لا سیاحة فی امتی اینجا راه سیر شد طلب نماند قلق بیاید
آمد ترقی تمام شود اضافات ساقط افتد و اشارت مضمحل گردد حکم من والی طرح شود و در عوارف مے آرد سقطت عنه
حرکات الطلب و نیز در عوارف درینمقام مے آرد و استغنا را درپیش مے دارد انما یکون الشوق الی الغائب
ومتی یغیب المحبوب عن المحب ولهذا اسئل الانطاکی عن الشوق فقال انما یشتاق الغائب وما غبت عنه
منذ وجدته عزیز من طالب حق باید که بی طلب حق مردم جز بهائم دیگر نباید و در طلب حق گفته اند **بیت**
هر چه جز حق بسوز و غارت کن ٭ هر چه جز دین ازو طهارت کن ٭ آنگاه در طلب حق اضطراب و در اشتیاق
ابتهال و چون فضل حق دستگیر طلب وقت وے شود نفحات ربانیه و نسیمات سبحانیه از عالم غیب در صفحه دل وے
وزیدن گیرد و تسلی با دوست پدید آید چنانچه گفت **رباعی** معشوق عیان بود نمیدانستم ٭ با من بمیان بود و نمیدانستم
گفتم بطلب مگر بجاے برسم ٭ خود تفرقه این بود نمیدانستم ٭ و باز در وصلے دیگر میگوید **بیت** ده هر چه نظر کردم
غیر از تو نمے بینم ٭ غیر از تو کسی باشد حقا چه مجالست این و مع هذا کاملان در کمال حال و در وصول مالا مال
در اضطراب می آیند و میگویند شربت الحب کاساً بعد کاس ٭ فما نفد الشراب وما رویت بر قدر نصیب خویش
محفوظ و مرزوق ست هر کرا هست مبارک باد هنیئاً لارباب النعیم نعیمهم عزیز من بعلم ظاهر بعقل عاجز در حال
و کمال مردان رسیده نمیشود که عقل هر چند ترازوی راست است که احکام شرع جمله مبتنی بران است اما ترازوی
که زر سنجند کران و این ظاهر است کوه نتوان سنجید که آن احوال مردان و کمالات عارفان نسبت آن گفتار شان
تعلق بحال و وجدان ایشان دارد و سرمست شوند و در عالم استغنا در آیند و گویند **بیت** شرف تسبیح و زنار
یکے شد تو خواهی خواجه شو خواهی غلامی ٭ در حال اضطراب و حیرانی و سرگردانی تا ایشان کار ندارد و ایشان
درینمقام هر چند خود را جویند خدا را یابند چنانکه گفت **رباعی** تو من شدی من تو شدم ٭ تو جان شدی من تن
شدم ٭ تا کس نگوید بعد ازین ٭ تو دیگری من دیگرم ٭ سلطان عارفان گفت تا غایت من او را جستم خود را

toobaa-elibrary.blogspot.com

می یافتم داین مقام طلب است که هرچند با حق است بدان معنی که بحکم وهو معکم اینما کنتم خدایتعالی با همه است
اما در شغل خود از حق دور است و بغیر مغرور است و همین تقیدات است و تقیدات وهم والحق حق لیس معه غیره باز
گفت که اکنون سه سال است که خود را میجویم و او را می یابم و این مقام وصول است اینجا رجوع نیست جز حصول و
وصول نیست اضطراب کجا و سرگردانی چه باشد در عوارف می آرد قال ذو النون ما رجع من رجع الا من الطریق وما
وصل الیه احد فرجع عنه ونیز در عوارف می آرد قال ابو سعید القریشی الواصل الذی یصله الله ثم فلا یخشی
علیه القطع ابل واصلان در مقام حصول و وصول با خدائی خود چنان مستغرقند که از خود خبر ندارند و از دو کون اثر
نیارند سرگردانی و حیرانی طالبان با ایشان کار ندارد برادرم شیخ جلال در عریضه خود نبشته حال مشهود محویه می آرد
گاهی اندک و گاهی بسیار همواره دل بر دلدار است و این معنی بلطف ارحم الراحمین روز بروز زیادت میشود
و اطمینان و تسلی می بخشد بدیده یقین فهم شد که جهان غیر نماست و غیر است جز این حروف دیگر چیز است هو
الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیء علیم و معلوم شد که پیش از حال محویه آنچه توحید مفهوم بود توحید
لسانی و تقلیدی بود نه توحید کشفی و عیانی عزیزمن طالبان در وقت طلب خون خوردند و جان باختند و جهان
تاختند و بخدا رسیدند و با خدا آرام گرفته اند بیچاره جوگی میگوید سبد من پیا نا چنتا هوا تی لکھی نتو کو بتیائی +
بھول تھی کلی یھیا بولی سن ہ ھدائی و آنچه در خدمت این قولی چند نبشته بودند و آن اضطراب طالبانست
نه واصلان که طالب بر حکم وهو معکم اینما کنتم میداند که خدایتعالی با همه است تا از آن در طلب و رنج است
و از شغل خود که حرمانست می نالد و میگوید هندوی چند دو دوهره موهون پیاسن نانک لهہ پانی ..
پیو سون راند سہاگن نالون .. چنانکه گفت مثنوی تشنه از دریا جدائی میکنم + بر سر گنج گدائی میکنم
تشنه میمیریم در طوفان همه .. و آنکه آب از چشمه حیوان همه .. و آنکه حکایت ماهیان نبشته بودند آن نیز در مقام
طلب است نه در مقام وصول که حرمان در مقام مجرد طلب است نه در مقام وصول صاحب لمعات مینویسد
هر چیزی را تا نجوئی نیابی جز این دوست را نیابی نجوئی جست و طالب کاملان که در مقام وصول است ادر عقل و در
علم ظاهر نگنجد مخصوص بایشانست بلکه در کار بالغ نرسد از نیجاست که عامه خلق را در حق انبیا و اولیا اعتقاد است و
اعتراض هر چند که افعال و اقوال ایشان [illegible]

خضر علیه السلام در قرآنست و آثار اولیا هم بسیارست و وصول محقق و مقررست لاشک فیه نه آنکه اهم وصول
است و بحقیقت وصول تمام اما کاملان در مقام هل من مزید دم اضطراب میزنند و در اشتیاق میشوند و این کمال
ایشانست که از عمیقی این بحر و از سور وقت خود میگوید مصرع عجب اینست که من واصل سرگردانم ؛ عزیز من
دوستان خدای تعالی و واصلان حق تعالی در مقام تمکین دایم در مشاهده اند لمحه و لحظه از مشاهده و ملاحظه در پرده
نمیشوند و غایب نمیگردد بیت زهی نزدیک و دوری از دو تائی ؛ اگر یکتا شوی مرد خدائی ؛ برادرم شیخ
خان شیخ جلال مینویسند و خبر حق میداشتند سبحان الله تا کار کجا رسیده است مع ذالک مفلسی خویش مینمایند در
اضطراب می آیند و دم هل من مزید میزنند عزیز من حال یاران او حالست که ملازم وقت شانست در آن دو حال
تلوین و تمکین است تلوین بی تمکین حال مبتدیان در ضعیفان این طایفه است که در حضرت غیب بار دادند و اسرار
بایشان کشادند مینمایند و میربایند و در پرده می آرند و با خود می سپارند و چون تمکین پیدا آید دوام مشاهده بود
و صحت عقل و دین باشد شرایع از جهت شرع بجا می آرند و از جهت صحت عقل تجاوز از آن دو امید دارد و او جائیست که
نه خبر خدا را در گنجائیست خوش گفت بیت در هرچه بدید بدیدم بدیدم بجز دوست ؛ معلوم چنین شد که
کسی نیست مگر اوست ؛ و تلوین و تمکین لی مع الله وقت از آن خبر میدهد از عمیقی این بحرست و کمال بر کمال
و جمال بر جمال ست و خبر موسی علیه السلام صعقا و خر الکها و انا بخبر ازین دولت ست و ازین کمال شیخ رضه مگر اینجاست
گشت و گفت مصرع عجب اینست که من واصل سرگردانم ؛ و آنچه نبشته بودند لقد خلقنا الانسان فی
کبد ○ ای لکبد لا تبدیل لخلق الله بیان آن اینست که هر دم را در عالم رنج آورند و گنج در وی نهاده
اند خواجه نظامی میگوید بیت خاک تو آمیخته رنجهاست ؛ بر سر این خاک بسی گنجهاست ؛ این رنج نه معنی
سرگردانی طلب است بلکه نهاد و بنیاد برین افتاده ست که من ها همین خلقه و جبلة است خبر محنت و بلا چه
جبلت ست لا تبدیل لخلق الله اینجا اولیا و انبیا خواص و عام هم برابرند الدنیا دار محنة و دار بلا ر بیان ازین
مقام ست عزیز من رنج کوی با گنج سبحانی چه زیان دارد و هر دم در لمحه واحد در حرکت و سکون خود از عرش
در گذرد و در لامکان شود و خبر سبحان هر باز در کون و مکان شود و در جهان بود زهی رنج و زهی گنج سبحان
الذی اسری بعبده لیلا ؛ عزیز من این عالمی دیگرست و این سر دیگر که در بشر نهاده اند و در ملک

بیچارہ ملک ہر چند ہر فلک ست و صاحب تہلیل و تسبیح ست از ین رنج وازین گنج بر طرف ست کہ این عالم
عشق و محبت است ولیس فی الملک شی عنہ تسبیح و تہلیل کار او ست نہ یحبہم و یحبونہ بار او ست تاج و نصر ک
اسر نضراً عزیزاً بر فرق بشر نہادہ اند و شاہ ہر دو جہان ساختہ اند تا کدام صاحب دولت را این کار و بار ست نگاہ
او بشر و صاحب خبر ست انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰہکم الٰہ واحد ٭ رباعی ٭ صاحب خبران کہ
عالم دل دارند ٭ در نکتہ غیب محرم اسرار اند ٭ در آئینہ صفا شان زنگی نیست ٭ زانرو ز نقش
دون حق بیزار ند ٭ عزیز من مقام طلب و مقام وصول و مستی بیان کردیم در طلب بر حکم طلب سرگردانی
و حیرانیست ٭ رباعی ٭ آہ کہ آن یار وفادار نیست ٭ آہ کہ آن شوخ وفادار نیست ٭ آہ دلم خون شدہ
در کار او ٭ آہ در و ہیچ رہے کار نیست ٭ و در وصول بر حکم حصول تسلی و تسکین ست مصرع چون یافتہ
ام حرارت جو یم ٭ بیت ٭ ہر کہ این آفتاب اینجا بتافت ٭ آنچہ آنجا وعدہ بود اینجا بیافت ٭ و در مستی شور
عشق و استغنا ست چنانکہ گفت ٭ بیت ٭ ما مست الستیم قضا را نشناسیم ٭ کز غایت مستی سر و پا نرا
نشناسیم ٭ اما در مقام عبودیت و صحت عقل بمقابلہ عالم ربوبیت ہمہ را سرگردانیست چہ انبیا و چہ اولیا و
ما ادری ما یفعل بی ولا بکم ان اتبع الا ما یوحی الی وانا الا نذیر مبین ولو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون ٥
این عالم قضا و قدر ست و عالم مشیت کمر شکن انبیا و اولیا ست بسا چیز خواہند نشود ہر چند کہ صاحب
ولایت و صاحب تصرف اند جز عجز و زاری و ابتہال راہ نیست و جز بندگی و سر افگندگی چارہ درگاہ نیست
اینجا بزرگی گفت فتلنی مسئلۃ القضاء والقدر آنکہ گفتہ بودند العجز عن درک الادراک ادراک
آن بدان معنی ست کہ راہ کنہ مسدود نیست نہ آنکہ تسلی و تسکین منفی است و تشنگی وقت حرارت اشتیاق
ہر یکے را بر قدر حوصلہ او ست بعضے در حصول تسکین یابند ہمیشہ در مشاہدہ باشند جز خدا نہ بینند و ندانند محمد و آلہ
اینجا گفت ما رأیت شیئاً الا وقد رأیت اللّٰہ فیہ اینجا جز اشتیاق موجود دیگر نبود و حال و کار
او در مشاہدہ آرام و قرار نیست و سرگردانی طالبان با او کار ندارد و حضرت علی رضی اللہ عنہ می فرماید لو کشف الغطا
ما ازددت یقینا و بعضے در عین وصول و تشنگی وقت بحوصلہ وسیع خود ہر چند شراب ہو و نوشند سیر نگر ند

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوم هَل من مزید زنند چنانچه شیخ مے فرماید مصرع عجب اینست که من واصل سرگردانم

دیگر معنی عجز ادراک در امور غیب بطریق عموم ست وَمَا تَدرِی نَفسٌ مَاذَا تَکسِبُ غَدًا

اینجا اولیا و انبیا سرگردانند چنانکه گفت غزل سبحان خالقے که صفاتش کبریا ٭ بر خاک عجز مے فگند

عقل انبیا ٭ گر صد هزار قرن همه خلق کائنات ٭ ذکرت کنند در صفت عزت خدا ٭ آخر بعجز معترف

آیند کاے اله ٭ دانسته شد که هیچ ندانستیم ما ـ و آنچه نبشته بودند درین مقام امام اعظم در بعضے

مسایل لا ادری فرموده نهایة لا ادری مَا الدّهر این سرگردانی علما ظاهر در احکام گویند

در عالم ظاهر ست که از کثرت علم چون در ادله تعارض یابند و باصابته نرسند در حیرانی افتند و در

مقام رب علم خود را العلم حق سپارند و گویند لا ادری زانکه در مقام معرفت و در مشاهده حق شک

دارند و لا ادری گویند که اینجا همین دو قسم ست یکے اعتقاد و آن راسخ مست طالب

نارسیده بر حکم طلب و اعتقاد سرگردان و حیرانست چنانکه شیخ میفرماید مصرع عجبے نیست که سرگشته

بود طالب دوست ٭ دوم مشاهده و آن راسخ ست در واصلان در مشاهده مستغرق و راسخ اند شک

ندارند و با حق آرام گرفته اند وهو معکم اینما کنتم چه نقد وقت شان ست شیخ جلال در عریضه خود

مے نویسد ریب در غیب ست چون غیب نماند ریب نماند این جا سرگردانی و حیرانی طالبان با ایشان

کار ندارد و جز آنکه ایشان را غیر طلب از یاد شهود دیگر نبود لیکن دادوا ایمانا مع ایمانهم و اذا

تلیت علیهم آیاته زادتهم ایمانا گاه بر قدر حوصله تشنگی وقت خود حیران میشوند و میگویند

مصرع عجب اینست که من واصل سرگردانم ٭ عزیز من اعتقاد آن ست که سراج امتی لا ادری

ما الدهر از سر عرفان و ذوق و شهود سبحان گفت نه از سر حیرانی و سرگردانی و هر یه خدا ئرا نیافت

و خدا ئرا ندید بدهر قایل گشت و بغیر مائل گشت و محجوب بدهر پیوست و ابوحنیفه رضی الله عنه خدا ئرا یافت

و غیر ندید لا ادری ما الدهر من خداے را دانم و دهر را ندانم و با خدا غیر نخوانم لیس معه غیره

هو الله الواحد القهار و الدهر اسم من اسماء الله لو سر این عرفان ست نه آنکه غیر در میان ست

و آنچه نبشته بودند مصرع از غایت ظهور عیانم پدید نیست ٭ عزیز من غایت ظهور صفت خدائیتعالے

toobaa-elibrary.blogspot.com

است وخدا تعالی ظاهر حاضر ست غائب نیست ناچار طالب بیچاره نارسیده سرگردان ست که در عین
ظهور در حرمان ست و رسیده را تسلی و سکون است هو الحق ذو القوة المتین و آن چه بنشته بودند
هندوی دوهره جی پیو سیج تو نیند کس جی پردیس تو یون ، بره برودهی کامنی ناسکه یون تو یون
بدان معنی که عاشق بیچاره در شاه دوست در ذوق وصال مستغرق ست و هیچ با خود نیست و در
حالت فراق در سوز حال مستغرق ست و با خود نیست بهر دو حال او را تاخته اند و با دوست باخته اند
بیقراری عشق شور انگیز شر شوری فگند در عالم ـ وین عالم عشقست نه عالم سلوک عالم عشق دیگر ست
عالم سلوک دیگر سلوک در سلوک السیر الی الله و در عشق الاحتراق فی الله عشق در بیان نیاید عشق را بیان
نشاید بیت حرف عشق از سر زبان دور ست ،، شرح این آیت از بیان دور ست ،، و آنچه بنشته بودند
نزدی کانرا بیش بود حیرانی والمخلصون علی خطر عظیم ۰ بدان معنی ست که حیرانی نزدیکان و خطر
عظیم مخلصان هر چند مقرب اند در مقام عبودیت از خوف عظمت الوهیة و نصرت خداوندیست نه سرگردانی
و حیرانی در مقام وصولست و حصول بلکه در مقام وصول تسکین تمام و تمکین علی الدوام با حق دانند و هیچ
قلق و ریب نیارند که این همه در کونست و واصل در مقام وصول و حصول و رای کون حیرانی و سرگردانی
طالبان و دوران با ایشان کار ندارد و مع ذلک انه عند کل الرب رب جلیل سرگردانی در مقام
عبودیت و ذل کونی در مقابله عالم ربوبیة همه است بر طریق عموم انبیا و اولیا همه حیران و سرگردان اند
و این عالم دیگر ست و عالم وصول عالمی دیگر در عالم وصول همه اقرار و تسکین است نه شک نه تخمین ست
جز آنکه کاملان در مقام کمال از تشنگی وقت هر چند شراب وصول و شهود می نوشند سیر نگردند و نعره بر آورند
رب ارنی انظر الیک و این علم وجدانی و حالی ست نه لسانی و مقالی اهل ظاهر را این علم نبود و
فهم ایشان بدین علم نرسد مخصوص بمردانی ست که شراب غیب یافته اند و در عالم اسرار افتاده اند و آنچه
حکایت رسن تاب و این بیت بیت خواجه پندارد که مرد حالم ،، حاصل خواجه بجز پندار نیست ،،
نبشته بودند آن نیز بر حکم تاسف و تقصیر ست خود در حضرت مولی باوجود کمال مالامال ست هر چند ولیست
و نبی خود نظر سکند و خود را بت پرست و زناری می یابد و در حیرت می افتند و در غیرت می گوید شعر

toobaa-elibrary.blogspot.com

صرفنا العمر فی لهو ولعب + فآها ثم آها ثم آها + نه آنکه وصول و حصول نیست وتسکین و
تسلی نیست و اطمینان و ایقان نیست بین ست اوّلا شک فیه هینا لارباب النعیم نعیمها ی
کذلک تری ابراهیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین میخوان
وکمال مردان و حضرت مولی وتسکین ایشان با دوست بی پرده فکر و عقل در مشاهده دوست بود
و در مغز حقیقت بی پوست بود ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر میخوان و
جمال دوست در صحرا امیدان وگرنه یا گاو و خرکاری نه ویا کور و کر شماری نه وخود مقرر ست که بنده عاجز
و عاجز بخود نیست و آنکه بخود نیست خود نیست و یرا قادری باید که تا از عدم بوجود آرد و قادر ضد عاجز عاجز
محتاج بغیر و قادر منزه از غیر و لا تعلق له بالغیر هو الله الواحد القهار هو الله الاحد ثانی و
عاجز و فانی ممتنع و شانی نه جائز و نه ممکن ولیس معه غیره فلا شیٔ بعده و این تحقیق ست و عمیق
ست هر عارفی در بحر آشنا و غریق ست لاجرم میگوید رباعی حاشا که دلم از تو جدا خواهد شد +
یا با کسی دیگر آشنا خواهد شد + از مهر تو بگسلا کرا دارد دوست + و از کوی تو بگذرد کجا خواهد شد +
خوش گفت مصرع بر دم سر کوی تو جان دهم + چون نسیم دوست رسد دوست جان هدیت

چون در آید یک نسیم از سوی تو ... بای کوبان جان دهم در کوی تو

این نشان عاشقان و شان طالبان واصبر وما صبرک الا بالله مگر همین شور ست و همین
روز جان میکن و خون میخور دستک بازی با دوست میزن و میخوان وما کان
صلوتهم عند البیت الا مکاء و تصدیة برادر از شور وقت خود چون در آیت من عمل صالحا
فلنفسه ومن اساء فعلیها نظر کردم نعره زدم و گفتم هذا للنفس وما للرب +
و در طاعت هم رجوع بخود یافتم ناچار فریاد کردم و گفتم بیت صلاح ره زن باشد که ذوق بت
نگر فتم + کجاست شاهد بت روی که بجای کعبه پرستم + غارت و غورست و عشق در شور حرف اینکه گفتار ابتر
کردار ابتر و تار ابتر ان شانئک هو الابتر ختم الله بالخیر

بسم الله الرحمن الرحیم

toobaa-elibrary.blogspot.com

شجرہ چشتیہ صابریہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سراج الاولیاء والاقطاب حضرت جناب مستطاب فیض مآب مخاطب بخطاب
پیرومرشد برحق وکعبہ مطلق جناب مولوی قاضی سید محمد اسمٰعیل صاحب منگلوری قدس سرہ الٰہی بحرمت
حضرت شیخ المشائخ والاولیاء بقیۃ المحدثین سراج السالکین زبدۃ العارفین ابو محمود حضرت مولانا واولانا
جناب مولٰنا مولوی شیخ محمد صاحب چشتی صابری نوری نقشبندی مجددی تھانوی فاروقی دام افضالہم
الٰہی بحرمتہ شیخ المشائخ والاولیاء حضرت مولانا واولانا قطب میان محمد وآب نور اسلام حضرت میانجیو نور محمد
جنجھانوی لوہاروی حضرت شاہ حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتی مجاہد غازی شہید کہ در لشکر ظفر پیکر حضرت
سید احمد صاحب وقبلہ دوجہان مصدر البیان در ولایۃ خراسان شربت شہادت نوشیدند قدس اللہ سرہ العزیز
حضرت شاہ عبدالباری امروہوی حضرت شاہ عضدالدین حضرت شاہ محمد مکی حضرت شاہ محمدی حضرت شیخ
محب اللہ الٰہ آبادی حضرت شاہ ابوسعید گنگوہی حضرت شیخ نظام الدین بلخی حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری
حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی حضرت شیخ محمد عارف حضرت شیخ عارف بن احمد حضرت شیخ احمد عبدالحق صاحب
توشہ حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی حضرت شاہ شمس الدین ترک پانی پتی حضرت شاہ مخدوم
المخدومین علاء الدین علی احمد صابر چشتی حضرت شیخ الاسلام مولانا شیخ فرید الدین بابا گنجشکر حضرت
شاہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی حضرت خواجہ عثمان
ہارونی حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی حضرت خواجہ مودود چشتی حضرت شاہ ناصر الدین ابو یوسف حضرت
خواجہ ابو محمد محترم حضرت خواجہ احمد چشتی حضرت خواجہ ابو اسحاق حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری حضرت خواجہ
ابو ہبیرۃ البصری حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم حضرت خواجہ فضیل بن عیاض حضرت
خواجہ عبدالواحد بن زید حضرت خواجہ حسن بصری رح حضرت اسد اللہ الغالب مرتضیٰ علی بن ابی طالب شیر خدا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت رسالت مآب خلاصہ
اولین والآخرین محبوب رب العلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ علیٰ نبینا
وعلی الانبیاء والمرسلین اجمعین وعلی سائر الصحابۃ واہل بیتہ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

شجرہ نقشبندیہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حضرت مولانا پیر و
مرشد حضرت مولوی
شیخ محمد صاحب تھانوی
قدس سرہ حضرت
میانجیو نور محمد جھنجھانوی
لوہاروی قدس سرہ
خلاصہ دودمان نبوی
لباب خاندان مرتضوی
مہاجر الی اللہ مجاہد
فی سبیل اللہ متبع سنت
رسول اللہ حضرت شاہ
سید احمد صاحب بریلوی
حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز
محدث دہلوی
حضرت شاہ ولی اللہ
حامی الحرمین
شاہجہان آبادی حضرت
شاہ مولانا عبدالرحیم
شاہ محدث دہلوی
شاہجہان آبادی
حضرت سید عبداللہ
حضرت سید آدم
بنوری شیخ احمد مجدد
الف ثانی امام ربانی
قطب صمدانی سرہندی
خواجہ باقی باللہ خواجہ
امکنگی مولانا درویش محمد
مولانا زاہد خواجہ
عبید اللہ احرار خواجہ یعقوب
چرخی

شجرہ نقشبندیہ مجددیہ

الٰہی بحرمت شیخ المشایخ سراج الاولیاء والاقطاب حضرت جناب مستطاب فیض مآب مخاطب بخطاب پیر و مرشد برحق وکعبہ مطلق جناب مولوی قاضی سید محمد اسمٰعیل صاحب منگلوری قدس سرہ - الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشایخ والاولیا بقیۃ المحدثین سراج السالکین زبدۃ العارفین ابو محمود حضرت مولانا واولانا جناب مولٰینا مولوی شیخ محمد صاحب چشتی صابری نوری نقشبندی مجددی تھانوی فاروقی ادام اللہ افضالکم - الٰہی بحرمتہ حضرت شیخ المشایخ والاولیا حضرت مولانا واولانا قطب میان دو آب میانجیو نور محمد جھنجھانوی لوہاروی قدس سرہ خلاصہ دودمان نبوی لبابہ خاندان مرتضوی مہاجر الی اللہ مجاہد فی سبیل اللہ متبع سنتہ رسول اللہ صلعم حضرت شاہ سید احمد صاحب بریلوی حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی شاہجہان آبادی حضرت شاہ مولانا شاہ ولی اللہ حاج الحرمین محدث دہلوی شاہجہان آبادی والد شاہ عبد العزیز ممدوح الاوصاف حضرت شاہ مولانا عبد الرحیم شاہ محدث دہلوی شاہجہان آبادی والد مولانا شاہ ولی اللہ ممدوح المناقب سید عبد اللہ سید آدم بنوری شیخ احمد مجدد الف ثانی امام ربانی قطب صمدانی سرہندی خواجہ باقی باللہ خواجہ امکنگی مولانا درویش محمد مولانا زاہد خواجہ عبد اللہ مولانا یعقوب چرخی خواجہ بہاء الدین نقشبندی قدس سرہ العزیز خواجہ امیر کلال خواجہ محمد سماسی خواجہ علی رامتینی خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی خواجہ عارف ریوگری خواجہ عبد الخالق غجدوانی خواجہ یوسف ہمدانی خواجہ ابو علی فارمدی امام ابو القاسم قشیری شیخ ابو علی دقاق ابو القاسم نصیرآبادی ابوبکر شبلی سید الطایفہ جنید بغدادی شیخ ابو الحسن سری سقطی معروف کرخی امام علی رضا امام موسیٰ کاظم امام جعفر صادق امام محمد باقر امام زین العابدین حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت خلاصہ اولین والآخرین باعث ایجاد کونین علت اظہار ربوبیتہ جد الحسن والحسین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ علی ذلک فقط ⁂ ⁂ ⁂

مناجات

منعما نعمت تو نامتناہی اند	خلعۂ مرخاص شاہنشاہی اند
بادعاے شام وزاری پگاہ	

toobaa-elibrary.blogspot.com

عرضئ مے افگنم در بارگاه
تابع اجمال و سنت ہم زیم
نیز از خُمِ حقیقت مے چشم
بر وِدادِ دین احمد جان دہم
سوے شہ پیرو ز نخل اولیا
مثل نقش عہن ندّافِ قضا
فرق آرد در نفیس و در خسیس
از درون ما ز برون لذّت دہد
فضل تو ما را بسوے تو کشد

تا زیم مومن زیم عامل زیم
سالک راه طریقت ہم زیم
چون بفردا اگر مرگ از حرّ و مد
صد ہزاران جان بران قربان کنم
لا آلہ۔ اِلّا ہُو از دل برم
چون کند محلوج قطن جسم را
تا کہ این نفس نفیسم از طرب
شمع وش از قید لشت و رہد
در فرید آن لعین پُر فتن

بر شریعت مسلم و کامل زیم
وز موید معرفت عرقے کشم
منتزع جان از گلہ جسم برد
مرغ روح ما چو شاہین قضا
سوی اصل خویشتن خوش خوش پرم
امتیاز پاس انفاس نفیس
صورت پاکان بالحان عرب
یعنی چون وقتِ دم آخر رسد
کُن بحق مصطفٰے امداد من

تا برنرم جام کید شن بریز ؞ وز تو گیرم کاسہ کوثر ہمین ؞ گردہد تازه دم آن خصم کہن ؞ آنگہ از فضل توای معبود من

انت خذ بیدی بحق اصلاک
سالم و عالم برم ز انعامِ تو
پس تنم را بر جنازه در نہند
از فغان و نالہ دل بریان شوند
بر فراق ظاہرم شورے کنند
در دمدم مانند فجر اے ذو المنن
این شب از نور تو چون روزم شود
از تمامی الوداعی بشنوم ؞
آن زمان از فضل خاصت ایخدا
داے کا بخشش گدای کہنہ دلق
من لدنک اعطِ سلطاناً نصیر

اللّٰہم انی اسئل و صلاک
بعد غسلم چون بموشانہ کنند
سوے گورستان عریان برند
جملہ خوردان و کلان انساب من
بہر تسکین بطون زورے کنند
شمس ایمانم تو در قبرے روف
روز من آن روز فیروزم شود
چون نکیر و منکر آیند اندران
شیر را ز سیر گردانم جدا
از وفاق رب او خلنی مرا
تا فقیر از فضل تو گردد امیر

تا متاع عشقت از اکرام تو
محو شہ را جامہ شاہانہ دہند
مردمان صحبتم گریان شوند
وز یگان بیگان و از احباب من
صبح مرگم چون ز شرق عمر من
صاف و منزّه بر از داغ کسوف
ہمدران ساعت کہ متوارے شوم
از جہیز من ہبنیک سائلان
اے شہنشاه پناه جملہ خلق
واز سیاق رب اخرجنی شہا
وز امانت ہاے ربّی لا آلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کن سبکدوشم بحق عز و جاه
وز لباس جنتت خلعت بده

اعتزازم بخش و سرافراز کن
هر که کرد او بر عمل نازان شده

رو دهد از ما ز تو لطف و عطا
چونکه کافر بالیقین خواند که من

کوز خود از جانب تو بدگمانست
چون برای حشر اصحاب قبور

خیزد از بر ارض خشک محرور و فیج
در عرق هر کس بغرقابی بود

هر یکی باشد حزین و خسته حال
عقل و دانائی و رعنائی کجا

وای شفیق حال زاران الست
تا چو ایشانان که مثل کوه طور

خواه مثل عاکفان آسوده اند
خوش رهم از جمله غم المهربان

طائر قدسی شوم همچون قمر
اندرین اثنا اهالی جلال عز

رست سازند هر و رای کهم و کاست
لیکه با صد نغمه های شکری

پیش دیوان قضا آرند فرد
هم ز نور عشق پاکت روز عرض

وز کمال رحمتت عزت بده
گر نباشد رحمت تو دستگیر

بنده بر کرمت ز و مسازان شده
عادلی هر چه کنی آن عدل تست

لایق چندین عذابم بی سخن
مومنان را باشد از فضلت یقین

در دمد از حکم اسرافیل صور
آفتاب آید بمقدار کروه

غوطه ها در روی چو مرغابی خورد
عالم نسیان و مدهوشی بود

التجا جویند و گویند التجا
آن زمان یک جرعه از صهبای هوش

ریشه ریشه سوخته گشته ز نور
یا چو صحب کهف و یاران رقیم

شکل جان در جلوه ات یا ام امان
تا که زیر عرش تو ای کبریا

پرده لطفت کشند از روی حال
هر نبی و هر ملک از بهر ذات

بر لب امتی ما الا امتی
نامهٔ هر یک بدست او دهند

شاد و بشاشم کن و هیچک مپرس
احترامم بخش و هم ممتاز کن

بس فقیرم بس فقیرم بس فقیر
صرف و جهل و عجز و عصیان و خطا

منعمی هر چه دهی آن فضل تست
گر فتد در نار کی جای فغانست

همچنین شاید جزای مومنین
جمله خلق الله چون مور و ملخ

بر سر هر مجمع و بر هر گروه
این چنین حالت بود تا الف سال

حیرت و سهو و فراموشی بود
ای رفیق جان نثاران الست

با هزاران شوق در گیرم بنوش
چون کلیم الله بیهش بوده اند

ایمنی جسته اند در ظل کریم
واز فقر و کن عطا آن بال و پر

با هزاران نغمه سازم جان فدا
نار و گلزار آورند از چپ و راست

نفسی نفسی گوید و جوید نجات
منشیان خیر و شر از گرم و سرد

نیز هر یک را الشست او کنند

toobaa-elibrary.blogspot.com

چون بود واقف ز حالِ خود بشر
جز تو کس نے مرجعِ ما و مآب
از پئے صدیقؓ اکبر یارِ غار
بہرِ آن حیدر وصی مصطفےٰ
از پئے زہرائے خاتونِ جہان
راست آید بر نشان اے ذو المنن
طائرِ اعمالِ این خستہ درون
اطلاعم بخشد از رازِ کہن
لیکہ ہر طائر نباشد این چنین
بے نوا صد الف و یک دلکش نوا
ہست سمعش را اگر گوشِ دگر
باز خواہی ہرچہ گفتن باز گو
اے محمد تا کجا این مرغ ضو
تا بمیدانِ شفاعت کے رسد
حضرتِ آدم صفی خوش سیر
موسی و داؤد و عیسی ذی حشم
چون نبود حملِ شفاعت بار سہل
کوہ سے باشد ز صد یک آبدار
پس شو و تفویض این امرِ گران
بر شفاعت ہا کمر بندد کریم
اے کریم بہرِ آن خیر الوری

ہر یکے گوید بدل این المفر
از برائے رحمۃ للعالمین
از پئے فاروقِ عادل ذی وقار
از برائے آن امامِ دین حسن
صد صلوات از تو سلام از ما بشان
تا بیفشانم سر و دست از عمل
چون پرداز طبلق فردم برون
تا درِ امنِ خویشتن فرحان شوم
در نوائے زاغ و طوطی فرق بین
با نوا آن وقت طوطی مے شود
از پئے فہمش بود ہوشِ دگر
این ترانہ پردہ ہا دارد ہزار
در ہوا گوید صدا یا نو بنو
کفہ حسنات را گردان ثقیل
نوحِ دل مفتوح ثانی پدر
ہر یک استغفار دہد از کارِ ما
مشکل این کار آمد و انگار سہل
آمدہ گو پیش ز ان سر یک رسول
با نبیِ امیِ آخر زمان
از طفیلش لطفِ رب چون رو دہد
کشتیِ افتادہ گرداب را

اے خدائے مالکِ روزِ حساب
از برائے آن شفیعِ مذنبین
بہرِ عثمان غنی باوفا ہو
از برائے آن حسینِ خستہ تن
انکہ تیرِ من بدست رست من
در جوارِ رحمتت یابم محل
طائر بر شاخ دست رست من
بالوائے مرحبا خندان شوم
باز ہر طوطی نباشد خوش نوا
کز طیورِ این جہان یکسو پرد
طوطی خوش لحن شور و پیش او
او چہ داند کو بود دل مردہ زار
انتظارت خلقِ محشر مے کشد
تا رہائے یابم از این قال و قیل
حضرتِ ابراہیم بابی محترم
جملہ تنگ آیند از کردارِ ما
در بود الآنہ ہر دو رشا ہوار
اقتدائے او و لے کردہ قبول
بیخطر گوید انا لہا آن قسیم
ہر یکے از قیدِ خیر و شر رہد
از ہوائے بادیانِ مصطفےٰ

toobaa-elibrary.blogspot.com

زود تر بر ساحلِ مقصد رسا
اولیٰ اعلیٰ جمله از راهش روند
هست راهِ پانزده آلاف سال
دیگران هم حسبِ ایمان و وداد
پای لغزان جسم لرزان بیدرنگ
کافران افتند اندر قعرِ نار
همچو مرغان دانه در منقر برند
بسکه پرّان بوده ام در بارِ عشق
تا دران یک لحظه دریابم مراد
بعد این آن باعثِ کون و مکان
قفلِ و اکن بهرِ ما آمد قبول
لیک هر مفتاح را دندان بود
مردِ بی جرأت اگر باشد زن است
هست و جیبِ تو دل همچون بهشت
یا ز سهروردِ خوش خصال
تا که رازِ لا اِلٰہ وا شود
باقی باشی تخت نور اللّٰهی
نسبت یکی ابیک طعنه مزن
وای سرور افزای صهبای وصال
آن زمان ای مقصد و مطلوبِ من
آن رخِ گلگون نما کان دلکش است

چونکه خدّام قضا زاهرِ خدا
کافر و مومن همه عاجز شوند
انبیا چون برق خاطف بگذرند
زود و آهسته همین یابند مراد
با هزاران خواری و زاری تمام
همره شان هم منافق بد شعار
ای خداوند صراط نار و نور
گشته ام بر باد حسِّ باد و عشق
هر که در یادت نشد بر باد باد
هست در دستیکه مفتاحِ جنان
هست قفلِ خلد را کلمه کلید
هر که را دندان بود خندان بود
پاسداری شریعت ای فتا
فتحِ قفلِ آن جواز پیرانِ چشت
یا ز قدر و قدرتِ مبادری
نور الا اللّٰه درو پیدا شود
صحبت هر یک چو کبریتِ احمری
کین عمل بهرِ تو باشد بیخ کن
چون ز الطافِ شفیعِ ما همه
دستگیرم شو رسان اندر چمن
بی تو ما را سبزه و گلهای تر

جر سازند بر سرِ دوزخ بنا
بعدِ راهش در کتب بی قیل و قال
اولیا مثلِ هوا بیرون روند
بعض بس افتان و خیزان همچو لنگ
این عبوری را رسانند اختتام
یعنی با خود کافر ایشانرا کنند
نزد تو آسان تر این مشکل عبور
ده مرادم را الٰهی همچو باد
نامراد و بخت بد ناشاد باد
گو بیاد از رضوان که ای جان سول
علم این رمز است نزد هر سعید
نیست دندان در کلید از آهن است
دان تو دندان این کلید پاک را
یا ز نقش نقشبندِ باکمال
مرشدان خاندانِ قادری
چون تو در این نفی لا فانی شوی
هر کجا یابی بگیر ای خوش سری
ای خدای خالقِ حسن و جمال
در جنان یابند نیکو جا همه
بی تو ما را باغِ رضوان ناخوش است
مینماید خار و خس اندر نظر

toobaa-elibrary.blogspot.com

بے تو مارا حصرم ورمان و سیب
تلخ میساز د دہان ما چو سیر
بے تو جام کوثر و تسنیم را
مینماید از گل و خشت و حجر
بے تو مارا نغمہ ہاے دل نواز
ہمچو وصل شادمانی با حزین
بے تو مارا جامہاے زنجبیل
بہر مستان تو آب زہرناک
چون بمار ازان بداری حشن دید
تا دہد ہر چیز لطف اے کبریا
دلدہی فرما و تسکینم ببخش

موجب آسیب طبع ناشکیب
بے تو مارا نہر آب صاف و سرد
تشنۂ تو ہیند عین اشک زا
قبۂ یاقوت بیتوا اے نگار
مثل غاق زاغ با آواز باز
بے تو مارا تختہا اندر ہوا
سینہ میسوزد آئین علیل
بے تواے جان من نازک ضمیر
خاک اندازیم بر اسباب عید
محو گردان از جمال باکمال
دین پناہم حاصل و سیم ببخش
جامے از صہباے وصلت شتاب

بے تو مارا نہرہاے شہد و شیر
صورت آب کدر پُر خاک و گرد
بے تو مارا خانۂ لعل و گہر
خانۂ بیتم پُر از خاشاک و خار
بے تو مارا آن کنیزان حسین
پارۂ ابر سیاہ پر بلا
بے شراب وصل آن صہباے پاک
جامۂ خشن است دیبا و حریر
صورت حوریا تبسم در نما
چشم بے چشمک نما اے ذوالجلال
تا بکے سوزد محمد چون کباب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی اما بعد فقیر حقیر محمد اسمعیل طالبان حق کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ شریعت غرا کی تابعداری بدل و جان قبول کرین اور فرمودہ جناب نبی کریم علیہ السلام خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم جو خطبہ جمعہ مین پڑہا جاتا ہے روک نیوالا منہیات اور بدعات سے اور بتانیوالا صراط مستقیم کا ہی اسلئے آٹھوین روز تنبیہا سنایا جاتا ہے کہ اپنی برائیون سے پرہیز کرین اور اتباع خیر القرون کا کرین اور نیز ہمارے ملک ہندوستان مین کہ مذہب حنفی رائج ہی جسپر ہمارے کتب درسیہ مثل ہدایہ اور اوسکی شروح عنایہ و نہایہ و کفایہ و فتح القدیر وغیرہا اور شرح وقایہ اور کنز الدقایق اور اوسکی شروح بحر الرائق اور نہر الفائق وغیرہا کے فتوے ہوگئے ہین علمائے وقت سے جو مسائل دریافت کیا کرین کہدیا کرین کہ ہمکو مسئلہ حنفی مذہب کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

موافق جسپر فتویٰ ہو رہا ہے بتلادو اور تصوف کے مسائل کو حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور پیران پیر علیہ الرحمۃ سے کہ ملفوظات ہر ایک صاحب کے مشہور ہین معلوم کیا کرین غرض کہ چارون خاندان سے جس سے میلان خاطر ہو عمل درامد کیا کرین تاکہ اختلاف ظاہر و باطن سے بچین اور دہوکے مین نہ آوین۔ یقین ہے کہ اس طور سے بدعتی نہ ٹھیریگا اور نہ غیر مقلد ٹھہرے گا اور غیر ونکی برائیو نسے جیسے مخالفین شبہ مین پڑتے ہین بچتا رہیگا اور نہ خلاف شریعت کے ہوگا واللہ ولی التوفیق ہ

تمت

تقریز من جانب بنده اثیم حفظ الکریم خلف جناب منشی ڈپٹی عبد الرحیم صاحب ساکن میرٹھ

یہ کتاب لاجواب مسمی بہ ارشاد محمدی جسکو کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت مخدوم عالم امام العابدین رئیس العارفین پیشوای سالکین قطب الاقطاب شیخ الوقت جناب مولانا مولوی قاری قاضی سید محمد اسمعیل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ منگلوری نے چند مضامین ضروریہ و احادیث صحیحہ کے زیور سے آراستہ کرکے چھپوایا تھا اب دوبارہ ۱۳۰۸ھ ہجری مین میرے معظم و مکرم خفی و جلی جناب سید محمد الطاف علی صاحب خلف الصدق جناب منشی سید محمد عبد اللطیف صاحب منصرم کورٹ و رئیس میرٹھ نے اپنی تصحیح صحیح و سعی بلیغ سے چھپوائی ہم مسلمانون کے واسطے یہ کتاب بے شک ایک استاد کامل کا کام دیگی۔ ہم لوگ جسقدر اسکی عزت و وقعت کرین بجا و زیبا ہے۔ ناظرین حق بین نازک خیال خود نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائینگے کہ کیا چیز ہے "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید" ہم خادمان درگاہ کے لئے یہ دائما مسرت بخش رہی اور منکرین مدبرین کی نگاہو نمین کھٹکتا ہوا خار ہے"

تاریخ از جناب معرکہ آرائے مضامین معانی افتخار انوری و خاقانی سید محمد مرتضیٰ بیان یزدانی

صد گونہ سپاس کبریا را
این کارگہ گلی و ما ئی
آن قاضی ہا جستہ بنیاد
گل کردہ معرفت کتابے

کارشاد محمدی ست مارا
تا بانگ طلب بانبیا داد
افگندہ و سادہ ہای ارشاد
تسلیم چکد ز دار ستش

گرد از لمعات مصطفائی
منشور ادب باولیا داد
از علم درون کشادہ بابے
الطاف علی نگار ستش

toobaa-elibrary.blogspot.com

صدچمن نفحات الانس اندرش
برنام نکو بنشست فالش

ارشاد محمدیست نامش
گفت انیس سر جلوہ ہاے مکتوم

یزدانی ماز بہر سالش
ارشاد محمدی زمخدوم

۱۳۰۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمالہ والصلوۃ علی خیر انبیایۂ والسلام علی اولیایۂ رحمۃ اللہ وبرکاتہ امیدوار الطاف خفی وجلی بندہ محمد الطاف علی لب تشنگان زلال حقیقت وسیر کنندگان وادی طریقت دار فتگان انوار عرفان وولدادگان اسرار ایقان کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ کتاب مستطاب ارشاد محمدی جسکے اصل مصنف جناب قدسی انتساب شیخ الشیوخ کرام عالم علمای عظام جناب مولوی شیخ محمد صاحب تھانوی قدس سرہ ہین اور حضرت سراپا برکت سر حلقہ مشائخ زمان برگزیدہ جہان جامل علوم باطنہ کاشف اسرار کامنہ مطرح انوار جلیل جناب قاضی محمد اسمعیل صاحب منگلوری ادام اللہ فیوضہم نے اسکی دوبارہ تالیف وترتیب کی ہی اور انوار باطن سے نور علی نور کی زینت دی ہی اگرچہ ایکبار چھپ چکی ہی لیکن کاتب سے اکثر مقامات و بیانات مین غلطی رہگئی ہی اسلیے حقیر بعد سعی تمام کوشش مالا کلام بہر صورت ارائے انطباع کیا اور صبح صادق کیطرح دوسری دفعہ جلوہ پیرایے اشاعت ہوئی ناظرین حقیقت نگر اور عارفین فیض نظر سے امید ہی حرف ایراد زبان پر نلائین اور اوقات گرامی صرف دعاء فرمائین ۰۰

قطعہ تاریخ

چھپ گیا گیا صحیفۂ ارشاد
جنکو سلطان معرفت کہیے
سیکھیے علم حق شناسی کو

جسکو فرمان معرفت کہیے
اے مریدان حضرت والا
نظم دیوان معرفت کہیے
او دبستان معرفت کہیے

شیخ دوران محمد اسمعیل
بحر احسان معرفت کہیے
اور اگر اسکی پوچھیے تاریخ

۱۳۰۸ھ

تاریخ طبع محمد محبوب علی جودت خلف الرشید جناب منشی حسین علی صاحب فرحت مالک ومہتمم محبوب المطابع میرٹھہ

آن شیخ محمد عالم عصر
پس قاضی اسمعیل صاحب
الطاف علی زراہ الطاف

تصنیف چو این کتاب فرمود
از لطف برین نگاہ بنمود
الحال دوبارہ طبع بنمود
جودت تاریخ طبع گفتہ

مطبوع نمود و مشتہر کرد
از کتب دگر اخذ نمودہ
باہر سہ جزائے خیر مدیہ
ارشاد محمدیست مقصود

برخلق در فیوض بکشود
نظم ونثرے درین بیفزود
آن خالق خلق و رب معبود

۱۳۰۸ھ (تخرجہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com